جلد ۳۴ | ۱۶ ماہ صلح ۱۳۲۵ ش | ۱۲ صفر ۱۳۶۵ھ | ۱۶ جنوری ۱۹۴۶ء | نمبر ۱۴

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۵ ماہ صلح ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے متعلق آج آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی ٹانگ کے ایک طرف اینٹھن زیادہ ہے۔ اگر تھوڑی دیر ٹیڑھی رہے۔ تو سیدھی کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر سیدھی رہے۔ تو ٹیڑھی کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ پہلے بھی جب حملے ہوتے رہے۔ تو اسی طرح تکلیف شروع ہوتی تھی۔ خدا تعالے فضل فرمائے احباب حضور کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرماتے رہیں ؛

— حضرت امّ المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا تعالے کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

— خان بہادر چودھری ابوالہاشم خان صاحب لاہور سے جناب مولوی عبدالسلام صاحب عمر کی معیت میں واپس آ گئے ہیں۔ لاہور میں ڈاکٹر روشن لال صاحب کھیڑہ نے معائنہ کیا۔ اور کنسر (Canser) بتایا۔ خان بہادر صاحب کی کمزوری اور ضعف بہت بڑھ گیا ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

— آج شام کو کچھ بوندا باندی ہوئی۔ اور خدا تعالے کے فضل سے بارش ہونے کے آثار ہیں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اسلام کے احیاء اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے مصلح کی ضرورت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مسلمانوں کی مذہبی اور دینی حالت کے ابتر ہو جانے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اس بیماری کا بجز اس کے اور کوئی علاج نہیں۔ کہ آسمان سے نور نازل ہو۔ اور پے در پے نشان ظاہر ہوں۔ کیونکہ ایمان ضعیف ہو گیا۔ اور شیطانی وسوسے بڑھ گئے ہیں۔ اور نومیدی تک نوبت پہونچ گئی ہے۔ اور اکثر دلوں پر دنیا کی محبت غالب آ گئی ہے اور جہاں دنیا کو پاویں۔ پس اسی طرف دوڑتے ہیں۔ اور ایمان اور ملت سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ . . . . . میں اکثر مسلمانوں کو دیکھتا ہوں۔ کہ گویا ایمان ان کے دل میں سے نکالا گیا ہے۔ اور گناہوں کی آگ نے انکے نیک عمل کو جلا دیا ہے۔ اور یہی مرتد ہونے کا سبب ہے کیونکہ خدا نے ان کو مفسد پایا۔ اور شکاری کیطرح مکّار دیکھا۔ اس لئے انہیں ان لوگوں کیطرف پھینک دیا۔ جو فساد کو دوست رکھتے ہیں۔ اور مرتدوں کے زیادہ ہونیکا یہی بھید ہے۔ اور ان لوگوں کی کثرت کا یہی سبب ہے۔ جو صلیب پر جھکتے۔ اور خدا سے بھاگتے ہیں۔ ان کو نہ کسی واعظ کا وعظ نفع دیتا ہے۔ اور نہ کسی ناصح کی نصیحت کارگر ہوتی ہے۔ اور وہ باز آنے والے نہیں تھے۔ جب تک کہ ان کے پاس کھلا کھلا نشان نہ آوے۔ اور جب کہ روشن خوارق ظاہر نہ ہوں۔ پس خدا تعالے نے ایک انسان کو مسیح کے نام پر ملت اسلام میں بھیجا۔ تا اس امت کی بزرگی ظاہر ہو۔ اور یہ بھیجنا اس وقت ہُوا۔ کہ جب فساد کمال کو پہونچ گیا۔ اور لوگ کثرت سے مرتد ہونے لگے۔ اور ذیاب نے تباہی ڈالی۔ اور کلاب نے آوازیں بلند کیں۔ اور بہت سی کتابیں گالیوں سے بھری ہوئی تالیف کی گئیں۔ اور جھوٹ کی فوجوں اور ان کے سواروں اور پیادوں نے اسلام پر چڑھائی کی۔ اور زمین پر ایک زلزلہ آیا۔ اور گمراہی کمال کو پہونچ گئی۔ اور ظالموں کی کارروائی لمبی ہو گئی۔ اور خدا تعالے کا وعدہ تھا۔ کہ مسیح موعود کے ساتھ صلیب کو توڑے گا۔ اور اپنے عہدوں کو پورا کریگا۔ اور خدا تعالے تخلف وعدہ نہیں کرتا اور جو کچھ چاہتا ہے ظہور میں لاتا ہے۔ پس یہ وعدہ کا مقتضا تھا کہ وہ کسر صلیب کے لئے اپنے مسیح کو بھیجے۔ اور کریم جب وعدہ کرتا ہے تو پورا کرتا ہے۔ کیونکہ نقض عہد جھوٹوں کی خصلتوں میں سے ہے۔ سو یہ امر اصدق الصادقین سے کیونکر صادر ہو سکے۔ اور وہ قدوس آسمانوں اور زمینوں کا نور ہے۔ اس کی طرف جھوٹ اور تخلف وعدہ مخلوق کیطرح منسوب نہیں ہو سکتا۔ اور اسکی شان دروغگو لوگوں کی صفات سے منزہ ہے۔" (نجم الہدیٰ)

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کیا
ایڈیٹر۔ غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۶ ماہ صلح ۱۳۲۵ہش

خلافِ اسلام حرکات

(از ایڈیٹر)

آزاد ہند فوج کے افسروں نے مسلح جنگ کے ذریعہ ہندوستان کو آزاد کرانے کی سکیم پر عمل کر کے گاندھی جی کے مایہ ناز عقیدہ اور کانگرس کے بنیادی اصل عدم تشدد کی جب کھلم کھلا خلاف ورزی کی۔ تو چاہئے تھا۔ کہ گاندھی جی اور کانگرس ایسے لوگوں سے برأت کا اظہار کرتی اور ان کے طریق عمل کو ناجائز قرار دیتی۔ مگر اس کی بجائے ان کو ہر رنگ میں تعریف و توصیف کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور انہیں کانگرس میں شامل کر کے بڑے بڑے عہدے پیش کئے جا رہے ہیں۔

کانگرس کے اس طریق عمل کے متعلق ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ وہ جانے اور اس کا کام۔ البتہ ہمارے نزدیک جو بات نہایت ہی افسوسناک ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ آزاد ہند فوج کے مسلمان کہلانے والے بعض نوجوانوں سے ایسی باتیں جلسوں میں کہلائی اور اخباروں میں شائع کی جا رہی ہیں۔ جو تعلیم اسلام اور اسلامی روح کے صریحاً خلاف ہیں۔ اور جن کی غرض سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ احکام اسلام کی تحقیر کی جائے۔

مثلاً ایک تقریر میں کہا گیا۔ کہ:-

"اگر اسلام مجھے اجازت دیتا۔ تو میں خدا کے بعد سوبھاش چندر بوس کو سجدہ کرتا اور ان کی پرستش کرتا"۔

مگر کون نہیں جانتا۔ کہ اسلام نے خدا تعالےٰ کے سوا کسی اور کی عبادت کرنے کو شرک قرار دیا ہے۔ اور اسے اتنا بڑا جرم ٹھہرایا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ اسے کسی صورت میں بھی معاف نہیں کریگا۔ یعنی اسکی سزا ضرور دیگا۔ چنانچہ قرآن کریم میں فرمایا۔ اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ۔ باوجود اس کے ایک مسلمان کہلانے والے کا کسی انسان کی پرستش کی اجازت چاہنا اور وہ بھی سوبھاش چندر بوس کی پرستش کی نہایت ہی شرمناک حرکت ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے۔ کہ اسلام نے انسانی پرستش کی ممانعت کا حکم دے کر بہت بڑی غلطی کی۔ اسے چاہئے تھا۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کو کافروں اور غیر مسلموں تک کی پرستش کرنے کی کھلی اجازت دے دیتا۔

الٰہی صاحب نے مجلس احرار کے دفتر میں تقریر کرتے ہوئے اور یہ بتاتے ہوئے کہ اپنا دین و ایمان سب کچھ وطن کے لئے قربان کر دینا چاہئے۔ حب الوطن من الایمان کے عربی فقرہ کو قرآن کریم کی آیت قرار دیا۔ اور اس سے یہ استدلال کیا۔ کہ سوبھاش چندر بوس نے جو سبق ان کو پڑھایا۔ وہ ہمارے "قرآن" کی اس آیت میں موجود ہے۔ حالانکہ قرآن کریم سے ان الفاظ کا کوئی تعلق نہیں۔ تعجب یہ ہے۔ کہ مولوی حبیب الرحمن لدھیانوی اور دوسرے احرار کی موجودگی میں اس فقرہ کو قرآنی آیت بتایا گیا۔ مگر کسی نے تردید نہ کی۔

اسی سلسلہ میں ایک اور بات بھی قابل ذکر ہے۔ اور وہ حلال اور جھٹکہ کا وہ عجیب و غریب فیصلہ ہے۔ جو امپھل کے مورچہ پر سبھاش بوس نے کیا۔ اور جس کا ذکر ان کے ایک پٹھان باڈی گارڈ محمد افضل نے مزے لے لے کر اس طرح بیان کیا۔

"انڈین نیشنل آرمی کے مرتب ہونے کے ابتدائی دنوں میں سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان جھٹکہ اور حلال کا جھگڑا ہوا۔ نیتا جی نے دو بکریاں مسلمانوں اور دو ہندوؤں اور سکھوں کو دے کر انہیں اپنی مرضی کے مطابق ذبح کرنے کی اجازت دے کر یہ جھگڑا دور کر دیا۔ جب بکریوں کو ذبح کر کے گوشت تیار ہوا۔ تو دونوں قسموں کو ملا کر اکٹھا پکایا گیا۔ پھر سب لوگوں کو اکٹھے بٹھا کر نیتا جی نے اپنے ساتھ انہیں یہ مشترکہ گوشت کھلایا اور یہ طریقہ جاری رہا"۔ (پربھات ۸ جنوری)

کیا ہی معقول فیصلہ تھا۔ اس قسم کا گوشت کھانے سے نہ ہندوؤں کا کچھ بگڑا۔ اور نہ سکھوں کا۔ لیکن مسلمان کہلانے والے حرام گوشت کھا کر اسلام کے صریح حکم کو توڑنے کے بہت بڑے جرم بنے۔ الغرض اب اسے بھوکے فرنگی کے ساتھ پیش کیا جا رہا ہے۔ اسی گوشت میں گائے کا گوشت بھی ملا دیا جاتا۔ تو بھی ایک بات تھی۔ ہندو بھی اسی سٹیج پر آ جاتے جس پر مسلمان تھے۔ مگر یہ کیونکر ہو سکتا تھا۔ جبکہ نیتا جی کو اپنا دھرم عزیز تھا۔ اور مسلمان کہلانے والے جہالت اور گمراہی کا شکار تھے۔

اخبار "سٹیٹسمین" کا نامہ نگار خصوصی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں

جماعت احمدیہ نے خلافت ثانیہ کے عہد مبارک میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود کے زیر قیادت جو حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ وہ زبان زد خلائق ہے۔ آپ کے زرین عہد خلافت میں جہاں جماعت احمدیہ کے اندرونی نظام کو غیر معمولی استحکام حاصل ہوا ہے۔ وہاں بیرونی ممالک میں بھی بیسیوں تبلیغی مشن قائم ہو چکے ہیں۔ ان تبلیغی مراکز میں جو کہ تمام روئے زمین پر پھیلے ہوئے ہیں۔ احمدی مجاہدین اپنی جانوں اور مالوں کو دین کی راہ میں قربان کرنے کا عزم صمیم رکھتے ہوئے خدمت اسلام میں معروف ہیں۔ تاکہ دنیا میں پھر سے خدائی بادشاہت قائم ہو۔ اور کفر اپنی تمام طاقتوں سمیت نیست و نابود ہو جائے۔

جماعت احمدیہ کے گذشتہ جلسہ سالانہ کا ذکر کرتے ہوئے معزز اخبار سٹیٹسمین کے نامہ نگار خصوصی نے جو بیان ۸ جنوری کی اشاعت میں شائع کرایا ہے۔ اس بیان کا ترجمہ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ لکھا ہے:-

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر احمدیہ جماعت کی اقتصادی حالت کی بہتری کے لئے خاص زور دیا جاتا ہے۔ اس جماعت نے گزشتہ سالوں میں اپنے قابل خلیفہ کی سرکردگی میں بے حد ترقی کی ہے۔ آپ سے ملاقات کرنے کے بعد میرے دل میں اس امر کے متعلق کسی قسم کے شبہ کی گنجائش نہ رہی کہ آپ خلافت جیسے مشکل اور اہم کام کے لئے نہایت ہی موزوں شخصیت ہیں۔ کیونکہ آپ کی طاقت کا انحصار آپ کی روحانی برتری اور آپ کے پیرؤں کی رضاکارانہ اطاعت پر مبنی ہے۔

آپ کے سامنے بیٹھ کر میں آپ کے چہرہ کے مطالعہ میں محو ہو گیا۔ آپ کی بادامی آنکھیں آپ کے وسط ایشیا کا باشندہ ہونے کی خبر دیتی تھیں۔ اس لئے جب خلیفہ (صاحب) نے مجھے اپنے شجرہ نسب کے متعلق بتایا کہ آپ کیش کے حکمران برلاس جو امیر تیمور کے چچا تھے۔ کی نسل سے ہیں۔ تو مجھے کچھ تعجب نہ ہوا۔

ہندوستان میں آپ کے خاندان کی تاریخ کا آغاز ۱۵۳۰ء سے ہوتا ہے۔ جب برلاس کے خاندان کا ایک رکن مرزا ہادی بیگ اپنے دو سو متمدن ساتھیوں سمیت یہاں آیا۔ اور دہلی کے دربار میں جانے کی بجائے اس نے دریائے راوی کو عبور کر کے لاہور سے ۷۰ میل مشرق کی جانب قیام کیا۔ اور ایک افتادہ جگہ پر سکونت اختیار کر لی۔

جب شہنشاہ بابر کو ایک مغل شہزادے کے آنے کی اطلاع پہنچی تو اس نے اسے اس علاقہ کے گرد و نواح کا قاضی مقرر کر دیا۔ اور قاضی کی جائے رہائش قادیان کے نام سے موسوم ہوئی۔ اب یہ احمدیہ جماعت کا مرکز ہے۔ کیونکہ خلیفہ صاحب یہاں رہائش پذیر ہیں۔

اپنی تبلیغی تجاویز کو بہترین طور پر چلانے کے لئے آپ نے ایک نظام قائم کیا ہوا ہے۔ جس میں متعدد اراکین جو کہ علیحدہ علیحدہ شعبہ جات کے ناظر ہیں۔ کام کرتے ہیں۔ یہ مجلس خلیفہ صاحب کی منظوری سے ۱۰ لاکھ روپیہ سالانہ کے خرچ کا بندوبست کرتی ہے۔

خلیفہ صاحب کی دوسری آئینی جدت ایک اور مجلس کا قیام ہے۔ جو مجلس مشاورت کہلاتی ہے۔ یہ مجلس منتخب شدہ اور نامزد اراکین پر مشتمل ہے۔ اور خلیفہ صاحب کو ضروری امور میں مشورہ دیتی ہے۔ خلیفہ صاحب کا دعویٰ ہے۔ کہ خدا اُن سے خواب میں ہمکلام ہوتا ہے۔ اگرچہ وہ عین بیداری کی حالت میں بھی اُن سے باتیں کرتا ہے۔ آپ ایک بہت محنت کرنے والے انسان ہیں۔ ۱۰ لاکھ نفوس کی روحانی قیادت تربیت کا دعویٰ کرنا جبکہ وہ اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہوں۔ عمل کرنے کی نسبت آسان ہے۔ آپ کے تبلیغی مراکز امریکہ۔ برطانیہ۔ مغربی افریقہ۔ روس۔ ایران۔ مصر۔ شام۔ جزائر شرق الہند اور دیگر مقامات پر قائم ہیں۔

شیخ محمد شریف از نئی دہلی

جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی ایک نہایت اہم تقریر

حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی بےمثیل شان

احمدیت کے نقطۂ نظر سے

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی تقریر

(۳)

بےمثل عاشق زار

خدا تعالےٰ فرماتا ہے والنجم اذا ھوٰی ما ضلّ صاحبکم وما غوٰی قسم ہے اس ستارۂ راہنما کی کہ جب وہ گمراہ اور افتادہ قوم کی راہ نمائی اور اسے پستی سے اٹھانے کے لئے عاشقانہ وار اس کی طرف لپکا تو وہ ناکام نہیں ہؤا۔ بلکہ اس نے مقصد کو پا لیا۔ لفظ ھوٰی یہاں اس عاشقانہ کیفیت پر بھی دلالت کرتا ہے۔ جس کا نقشہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فارسی اشعار میں کھینچا ہے

محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جنہیں ان آیات میں تطب راہ نما کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ وہ خدا کا عاشق ہؤا۔ اور اس کے عشق میں گم ہوگیا۔ اور اس میں اپنے وجود کو کھو دیا۔ اور اسے پا لیا۔ اور پھر وہ اپنی قوم کا عاشق ہؤا۔ اور اس کی بھلائی میں اپنے تئیں کھو دیا۔ اور اسے منزل مقصود تک پہنچا دیا۔ ما ضلّ اور ما غوٰی یہ دونوں فقرے بظاہر نفی میں ہیں۔ مگر معناً ومفہوماً مثبت ہیں یعنی وہ صحیح راہ سے منزل مقصود کو پہونچا۔ وماغوٰی ٹیڑھے راستے نہیں پہنچا۔ آیت والنجم اذا ھوٰی آپ کے اس عشق کو بطور شہادت کے پیش کرتی ہے۔ جو ایک طرف خدا کے ساتھ ہؤا۔ اور دوسری طرف اس کی مخلوق کی نجات سے۔ اور اسی عاشقانہ وصف سے قاب قوسین کا رتبہ آپ کو عطا کیا گیا۔ تاکہ وہ خدا اور مخلوق کے درمیان شفیع ابدی ہو۔

اس کے بعد نہ کوئی دوسرا اس جیسا عاشق زار اور غمخوار ہؤا۔ اور نہ شفیع بنا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ یہ بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قوسین کی تمثیل سے استدلال کرتے ہوئے واضح فرمائی ہے۔ اور اس استدلال کا تعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانی برکات اور تاثیرات کے ساتھ ہے۔ جن کا دائرہ اپنی وسعت مکانی وزمانی کے لحاظ سے تمام دوسرے دائروں سے بڑا ہے تمثیلی رنگ میں آپ یوں سمجھیں کہ قوس بشری کے نصف دائرے کا محیط وہ خط ہے۔ جس پر استعدادات بشریہ کے مختلف مقامات واقع ہیں۔ جہاں سے ہر استعداد کے سلوک کی منزل شروع ہوتی ہے۔ اور جب کوئی نیک استعداد خدا تعالےٰ کی طرف اوپر کو بڑھنا شروع کرتی ہے۔ تو وہ خطِ مستقیم پر چلتے ہوئے قوس الوہیت کے قطر پر عین بالمقابل واقع شدہ نقطۂ معراج پر اپنے سلوک کو ختم کرے گی اور اس کے بعد وہ سالک واصل باللہ ہو کر حکم الٰہی سے بنی نوع انسان کی ہدایت کی طرف رجوع کرے گا۔ اور ان پر اپنا نیک اثر ڈالے گا۔ اور اگر یہ معلوم کرنا ہو۔ کہ کسی ترقی یافتہ نیک استعداد کا نیک اثر کہاں تک ہے۔ تو یہ بات اس دائرہ پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو سکتی ہے۔ جو سالک کی راہ سلوک کے اردگرد بنیگا۔ اس کے سلوک کی راہ مستقیم ہوگی جس کا ایک سرا قوس بشری کے نصف محیط کے اس نقطہ پر ہے۔ جو اس کی ابتدائی منزل پر ہے۔ اور انتہائی سرا قوس الوہیت کے نصف محیط پر اس نقطہ پر واقع ہے۔ جو اس کی انتہائی منزل ہے ان دو نقطوں کے درمیان سیدھا خط قطر سمجھیں اس قطر کا مرکز سالک کا دل ہے۔ جو فیضان الٰہی کے حاصل کرنے کا مخزن اور اس فیض کو مخلوق تک پہنچانے کا مصدر ومنبع ہے۔ سالک کا دل ہی ہے جو انوار الٰہیہ کا مہبط وآئینہ ہے۔ اور یہی دل ہے۔ جو قوت تاثیر قدسیہ اور افاضہ روحانیہ کا مرکز ہے۔ اس مرکز سے قطر کے اردگرد جو دائرہ کھینچیں گے وہ واصل باللہ کی روحانی تاثیر کا دائرہ ہوگا۔

تمام انبیاء علیہم السلام نے اپنی اپنی فطرتی استعداد وقابلیت کے مطابق اللہ تعالیٰ سے فیض حاصل کیا۔ اور پھر اپنی قوتِ تاثیری کے مطابق مخلوق کو فیض پہونچایا۔ ہر ایک کے استفاضہ اور افاضہ کا دائرہ وسعت میں کم وبیش اور جدا جدا ہے۔ کسی کا بڑا اور کسی کا چھوٹا۔ اب غور کریں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اللہ تعالےٰ فرماتا ہے فاستوٰی وھو بالافق الاعلےٰ یعنی کامل ہؤا اور اس کمال میں انتہائی نقطۂ عروج و بلندی تک پہونچا۔ ظاہر ہے۔ کہ اس افق اعلےٰ والے خط مستقیم کے مرکز سے جو دائرہ بنے گا وہ ان تمام دائروں سے بڑا ہوگا۔ جو قوسین کے اندر مرکزی خط مستقیم کے دائیں اور بائیں واقع شدہ خطوط سے بنیں گے۔ وجہ یہ کہ دائرہ قوسین کے اندر ایک ہی خط مستقیم ہے۔ جو سب سے بڑا ہو سکتا ہے۔ اور یہ وہی خط ہے۔ جو اس دائرہ کے وسط میں افق اعلےٰ پر واقع ہے۔ باقی تمام خطوط چپ وراست اس افق اعلےٰ والے خط مستقیم سے چھوٹے ہیں۔ اس لئے ان خطوط کے اردگرد جو دائرے بھی قائم ہوں گے وہ سب چھوٹے ہونگے۔ اس دائرہ سے جو خط مستقیم افق اعلےٰ کے اردگرد قائم ہوگی۔ چونکہ اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے معراج روحانی کے متعلق قرآن مجید میں جو اس کا کلام ہے۔ فاستوٰی وھو بالافق الاعلےٰ کہہ کر اس بات کی تصریح فرمائی ہے کہ آپ کا معراج افق اعلےٰ والے خطِ مستقیم پر واقع ہے۔ اس لئے لامحالہ یہ ماننا پڑے گا۔ کہ آپ کی تاثیرات قدسیہ کا دائرہ سب دائروں سے بڑا ہے۔ اس سے بڑھ کر اور کوئی دائرہ نہیں ہو سکتا۔ تمام انبیاء کے دائرے خواہ چھوٹے ہوں یا بڑے۔ پہلے ہوں یا پچھلے سبھی اس افق اعلےٰ والے دائرے کے اندر شامل ہوں گے۔ اس عظیم الشان اور محیط کل دائرہ کے اندر جسے قاب قوسین کے مبارک نام سے پکارا گیا ہے۔ کوئی اور دائرہ قائم نہیں ہو سکتا۔ جو اس سے بڑا ہو جو دائرہ بھی قائم ہوگا۔ وہ قوسین یعنی قوس الوہیت اور قوس بشریت کی قاب محمدی کے اندر شامل ہوگا۔ یہ وہ لطیف استدلال ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۃ النجم کی آیات بینات سے فرمایا ہے چنانچہ حضور فرماتے ہیں۔

”تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گزر چکیں۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں۔ نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی۔ اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے۔“ (رسالہ صفحہ ۲۴)

پھر فرماتے ہیں:۔

شد عیاں از وے علی الوجہ الاتم
جوہرِ انساں کہ بود اں مضمرے

ترجمہ۔ انسان کے جوہر کا جو پوشیدہ تھا اس کے ذریعہ سے بکمال وتمام ظہور ہؤا۔

ختم شد بر نفس پاکش ہر کمال
لاجرم شد ختم ہر پیغمبرے

ترجمہ۔ اس کے پاک وجود پر ہر ایک کمال ختم ہؤا۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہؤا۔ کہ ہر ایک پیغمبر (کے دور) کا اختتام ہوگیا۔

آفتاب ہر زمین وہر زماں
رہبرے ہر اسود وہر احمرے

ترجمہ۔ وہ ہر ایک ملک اور ہر ایک زمانہ کا سورج ہے۔ اور ہر ایک کالے اور گورے کا راہنما۔

حضرت مسیح علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”وہ تسلی دینے والا جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا۔ وہی تمہیں سب چیزیں سکھائیگا۔ لوقا ۱۴۔ میں تمہیں سچ کہتا ہوں۔ کہ مجھ کو نہ دیکھو گے اس وقت تک کہ تم کہو گے مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر (یعنی مسیح علیہ السلام کے نام پر) آتا ہے“ (رسالہ صفحہ ۱۵۶)

یہ فقرہ کہ آنے والا مسیح کے نام پر آئیگا دلالت کرتا ہے۔ کہ وہ آنے والا مسیح کی تمام روحانیت پائے گا۔ اور اپنے کمالات کی ایک شاخ کی رو سے وہ مسیح ہوگا جیسا کہ ایک شاخ کی رو سے وہ موسےٰ ہے

نہ صرف یہ کہ آپ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی شانِ جلالی اور شانِ جمالی اپنے اندر رکھتے تھے۔ بلکہ قاب قوسین ہونے کی وجہ سے تمام انبیاء کی شانوں کے حامل تھے۔

خاتم النبیین کا لقب

انہی معنوں کی رو سے آپ کو خاتم النبیین کا لقب بھی عطا ہوا۔ جس کے معنے ہیں نبیوں کی مہر یعنی ایسی مہر جس میں تمام انبیاء کے نقوش کندہ شدہ ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"بات یہ ہے۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں۔ کیونکہ وہ وجودِ پاک جامع کمالات متفرقہ ہے۔ پس وہ موسیٰؑ بھی ہے۔ اور عیسیٰؑ بھی اور آدمؑ بھی اور ابراہیمؑ بھی اور یوسفؑ بھی اور یعقوبؑ بھی۔ اسی کی طرف اللہ جلشانہٗ اشارہ فرماتا ہے۔ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ یعنی اے رسول اللہ تو ان تمام ہدایات متفرقہ کو اپنے وجود میں جمع کر لے جو ہر یک نبی خاص طور پر اپنے ساتھ رکھتا تھا۔ پس اس سے ثابت ہے۔ کہ تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں شامل تھیں۔ اور درحقیقت محمدؐ کا نام صلے اللہ علیہ وسلم اسی کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ محمدؐ کے یہ معنے ہیں کہ بغایت تعریف کیا گیا اور غایت درجہ کی تعریف تبھی متصور ہو سکتی ہے۔ کہ جب انبیاء کے تمام کمالاتِ متفرقہ اور صفاتِ خاصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جمع ہوں۔"

(ملفوظات صفحہ ۱۵۶)

خالق اور مخلوق کے درمیان ابدی شفیع

پس محمد صلے اللہ علیہ وسلم جیسا نقش خدا ہیں۔ اس لحاظ سے ہیں کہ صفاتِ الٰہیہ کے آپ مظہر اتم ہیں۔ آپ نقشِ انبیاء ہیں اسی لحاظ سے کہ جو جو کمالات فیوض و برکات انبیاء علیہم السلام میں پائے گئے اور جو فیوض انہوں نے اپنے اپنے زمانہ میں مخلوقِ خدا کو پہنچائے وہ سب کمالات اور برکات اس ذات شان والا میں جمع ہیں۔ اور ان کمالات و برکات کو دوسروں تک پہنچانے کی پوری پوری قابلیت و قوت رکھتے ہیں۔ اور اس جامعیت اور شانِ خاتمیت اور فیض رسانی کی قابلیت تامہ ہی کی وجہ سے آپ خالق اور مخلوق کے درمیان ابدی شفیع ہیں۔ حضرت آدمؑ تشریف لائے اور اپنی استعدادِ فطرتی کے مطابق خدا تعالےٰ کے ساتھ اتصال پیدا کر کے اس سے فیض حاصل کیا۔ اور پھر خدا تعالےٰ کے حکم سے بنی نوع انسان کو فیضان پہنچایا۔ ان کا یہ استفاضہ اور افاضہ محدود تھا بند ہو گیا۔

پھر اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ سے جو مبدء فیوض ہے۔ فیض حاصل کیا۔ اور فیض پہنچایا۔ استفاضہ (یعنی فیض حاصل کرنے) اور افاضہ (یعنی فیض پہنچانے) کی یہ قابلیت حضرت نوح علیہ السلام میں ان کی استعدادِ فطری کے مطابق تھی۔ جو محدود تھی۔ اور بند ہو گئی۔ اسی طرح حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ اور حضرت عیسیٰؑ علیہم السلام نے اپنے اپنے زمانہ میں اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق فیوض باریتعالیٰ سے حصہ پایا۔ اور بنی نوع انسان کو فیوض پہنچائے اور ان کا یہ استفاضہ اور افاضہ بھی اپنی حدود کی انتہا کو پہنچ کر بند ہو گیا۔ اور بند ہونا لازمی تھا۔ کہ نہ کمالِ نوعی میں وہ افق اعلیٰ پر تھا اور نہ استواء تام میں قوسین کی قاب پر محیط و حاوی تھا۔ مگر محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کمالِ نوعی میں افق اعلیٰ پر تھے۔ اور نشو و نما میں اس انسانِ کامل کا پھیلاؤ۔ قابَ قوسین کے پھیلاؤ کے برابر ہوا۔ وہ کوکبِ دری اور نجمِ ثاقب انتہائی بلندی پر چمکا اُس کی شانِ استوائی اور اُسکی بلند پائیگی تقاضا کرتی ہے۔ کہ وہ شفیعِ ابدی ہو اور اس کا فیضان ہر نوع کمال میں ہمیشہ کے لئے جاری رہنے والا ہو۔ یہ خیال کہ آپ افاضہ میں کسی اعلیٰ یا ادنیٰ فیض کو بند کرنے والے ہیں۔ آپ کی قاب قوسین کی شان کے بالکل منافی اور اس ذات والاصفات کی ہتک کرنے والا خیال ہے۔ حضرت آدمؑ۔ حضرت نوحؑ۔ حضرت ابراہیمؑ حضرت موسیٰؑ۔ اور حضرت عیسیٰ علیہم السلام اور ایسا ہی ہر نبی۔ شرعی نبی ہو یا غیر شرعی۔ اپنے اپنے دائرۂ افاضہ میں فیضانِ الٰہی کو جاری کرنے والے ہوں۔ اور ہمارے آقا و سردار محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم انسان کامل اور رحمۃ للعالمین اور قاب قوسین کا جلیل القدر لقب پا کر دائرہ قوسین میں فیوض الٰہیہ کو بند کرنے والے سمجھیں جائیں۔ یہ خیال نہایت ہی بھونڈا اور نہایت ہی مکروہ خیال ہے۔ جو نہ عقل و فکر میں سماتا ہے۔ اور نہ جذباتِ محبت واحترام اسے قبول کر سکتے ہیں۔ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى! یہ تو بہت ہی بدقسمتی ہے۔ نجم ہُدیٰ انوار کاملہ کا کامل مظہر بنایا جائے اور وُہ افق اعلےٰ پر تاباں اور جلوہ افروز ہو۔ اور انبعاثِ انوارِ الٰہیہ و افاضہ کے لحاظ سے اس کی تاثیراتِ قدسیہ کا دائرہ قاب قوسین بن کر تمام اقوامِ عالم کو اپنی آغوشِ رحمت میں لینے والا ہو۔ اکمل ترین پیدائش اس کرشمۂ مخلوق اور اعجوبۂ روزگار کو پیدا کر کے خالقِ کون و مکان اپنی اس اکمل ترین پیدائش پر خوش اور نازاں ہو کر کہے۔ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى۔ کیا اس وجود انور میں انسان نے وہ سب کچھ نہیں پالیا جس کی اس نے خواہش کی اور سمجھا یہ جائے کہ فیضانِ الٰہی کو بند کرنے والا ہے۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اور تاکید سے فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ جَآءَهُمْ مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى۔ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى یقیناً ان کے پاس راہنمائے کامل آگیا ہے۔ جس کی اس انسانِ کامل نے خواہش کی وُہ بھی اسے دیا گیا اور جو کچھ نوعِ انسان بلحاظ فطری تقاضا کے خواہش کر سکتی ہے۔ وہ بھی سارے کا سارا اس ہادیٔ کامل کے ذریعہ سے دیا گیا۔ پہلی اور پچھلی سب نعمتیں اس کے دامنِ قوسین میں جمع ہو گئیں۔ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى۔ پس کیا ہی عجیب آغاز تھا نوعِ انسان کا اور کیا ہی عجیب انجام ہوا اس کے ارتقاء نوعی کا۔ جملہ فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى کی ساخت نہایت ہی بلیغ ہے۔ یہ جملہ دونوں مفہوم شامل رکھتا ہے۔ پہلی اور پچھلی نعمتوں کے عطا کئے جانے کا مفہوم بھی اور اظہار پسندیدگی اور تعجب کا مفہوم بھی۔ جیسے لِلّٰهِ دَرُّهٗ کا اسلوب ہے۔ یہ اسلوب عربی زبان میں غایت درجہ پسندیدگی اور تعجب کے موقعہ پر اختیار کیا جاتا ہے۔ اَمْ لِلْاِنْسَانِ مَا تَمَنّٰى فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى خدا تعالےٰ تو اس منتہائے مقصود کی پیدائش پر نازاں ہو اور اس کے وجود کو جامع جمیع برکات قرار دے۔ مگر کہا یہ جائے۔ کہ اس کے آنے پر فیضانِ الٰہی کا سلسلہ بند ہو گیا۔ تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى؟

سورہ نجم کی آیات اور کفار

سورۃ نجم کی تمام آیات اوّل سے لیکر آخر تک اسی مرکزی نقطہ کے اردگرد چکر لگا رہی ہیں کہ خالق اور مخلوق کے درمیان اب ابدی شفیع صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی ہیں۔ آسمان کے نیچے آپ کے سوا نہ کوئی شفیع ہے۔ اور نہ مزکّی عرب کے لوگ جنہوں نے سورۃ النجم کی آیات سنیں وُہ بھی اچھی طرح سمجھتے تھے کہ ان آیات میں کیا دعویٰ کیا جا رہا ہے۔ چنانچہ آیت اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ۙ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى۔ پر وُہ چونک پڑے اور اُن میں سے بعض نے کہا تِلْكَ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى۔ یہ واقعہ تفسیروں میں مذکور ہے۔ آیت کے یہ معنے ہیں۔ کہ تم اپنے بتوں لات وعزّیٰ و منات ثالثہ کا تجربہ کر چکے ہو۔ کہ ان کی پوجا پاٹ نے تمہیں کیا کچھ نجات دلائی۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا۔ وُہ خوبصورت عالی مقام دیویاں ان کے متعلق یہ کہنا طنز۔ ان کی شفاعت تو یقیناً حق ہے۔ اور انہی کی شفاعت کی امید رکھنی چاہیئے۔ یہ بے ساختہ فقرہ بتلاتا ہے۔ کہ عرب جو اہل زبان تھے وُہ اچھی طرح سمجھے تھے۔ کہ آیت فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ۔ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خالق و مخلوق کے درمیان شفیع قرار دیا گیا ہے۔ عرب یوں تو سب بتوں کے متعلق یہ اعتقاد رکھتے تھے کہ ان کی پوجا قرب الٰہی کا موجب ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید اسپارہ میں اُن کا یہ قول نقل کرتا ہے۔ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَا اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى۔ مگر لات وعزّیٰ و منات ثالثہ کے متعلق تو خصوصیت سے ان کا یہ اعتقاد تھا کہ وہ خالق و مخلوق کے درمیان شفیع ہیں اور اپنے بتوں میں سے ان کو سب سے بڑا سمجھتے ہیں۔ ان کی عظمت ہی کی وجہ سے کہنے والے نے انہیں اَلْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى کہا ہے۔ یہ لفظ عظمت۔ خوبصورتی عنفوانِ جوانی پر دلالت کرتا ہے۔

قریش عرب ان بتوں کا اسی طرح طواف کیا کرتے تھے۔ جس طرح بیت اللہ کا۔ اور بوقت طواف یہ کلمات دہراتے جاتے تھے وَاللّٰتِ وَالْعُزّٰى وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى۔ فَاِنَّهُنَّ الْغَرَانِيْقُ الْعُلٰى وَاِنَّ شَفَاعَتَهُنَّ لَتُرْتَجٰى۔ سورۃ النجم کی آیات سنکر عین موقعہ پر انہوں نے وہی کلمات دہرائے۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سمجھتے تھے۔ کہ آیت اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى میں انہیں ان کے بتوں کی شفاعت باطلہ کا طعنہ دیا گیا ہے۔ کہ ایسی شفاعت تو ان کی بدبختی کا موجب ہوتی ہے۔ اور ان سے یہ کہا گیا ہے۔ کہ نجم الہدٰے حضرت محمد مصطفٰے کے سوا اب نہ کوئی شفیع ہے نہ نجات دہندہ سیاق آیات اور فحوائے کلام کو سمجھ کر انہوں نے اس کی تردید کی۔ اور آپ کے مقام شفاعت کو ماننے سے انکار کیا۔

سورۂ نجم کے مضمون کی تائید دوسری آیات سے

یہ بات کہ آیا فی الواقعہ سورۂ نجم کی آیات کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے شفیع ابدی اور مزکی کامل ہونے سے تعلق رکھتا ہے۔ دوسرے رکوع کی آیات سے بھی واضح ہے یہ رکوع یوں شروع ہوتا ہے وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا۔ یعنی تم لات و عزّٰی ومنات ثالثہ کی شفاعتِ موہومہ کے بطلان پر چڑتے ہو۔ آسمان کے فرشتوں کی شفاعت بھی کوئی کام نہیں دے سکتی۔ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ۔ مگر اسی وقت جب خداتعالےٰ کا اذن ہو۔ لِمَنْ يَّشَاۗءُ وَيَرْضٰى۔ اور جسے وہ چاہے اور پسند کرے۔ اس کو شفاعت کا اختیار دیتا ہے۔ قاب قوسین جسے مل چکی اس کے بعد کسی کو شفاعت کرنے کا اختیار نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فرماتے ہیں۔ پانچ چیزیں ہیں جو صرف مجھے دی گئیں۔ مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملیں۔ اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ اِلٰى قَوْمِهٖ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ اِلَى النَّاسِ عَامَّةً (بخاری کتاب التیمم روایت نمبر ۱) مجھے شفاعت عطا کی گئی۔ اور نبی صرف اپنی قوم کیطرف مبعوث ہوا کرتے تھے۔ مگر میں تمام لوگوں کے لئے مبعوث ہوں۔ یعنی نہ آپ کی بعثت کسی خاص قوم کے لئے مخصوص ہے۔ اور نہ شفاعت کسی زمانہ تک کے لئے محدود ہے۔ آپ تمام جہان کے لئے اور آئندہ تمام زمانوں کے لئے شفیع ابدی ہوکر آئے ہیں۔ اور یہی وہ استدلال ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آیت فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ سے فرمایا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:۔ "دنیا میں ایک رسول آیا۔ تاکہ ان بہروں کو کان بخشے۔ کہ جو نہ صرف آج سے بلکہ صدہا سال سے بہرے ہیں۔ کون اندھا ہے؟ اور کون بہرا؟ وہی جس نے توحید کو قبول نہیں کیا۔ اور نہ اس رسول کو کہ جس نے نئے سرے سے توحید کو زمین پر قائم کیا۔ وہی رسول جس نے وحشیوں کو انسان بنایا اور انسان سے با اخلاق انسان یعنی سچے اور واقعی اخلاق کے مرکز اعتدال پر قائم کیا۔ اور پھر با اخلاق انسان سے باخدا ہونے کے الٰہی رنگ سے رنگین کیا۔ وہی رسول ہاں وہی آفتاب صداقت جس کے قدموں پر ہزاروں مردے شرک اور دہریت اور فسق اور فجور کے جی اٹھے۔ اور عملی طور پر قیامت کا نمونہ دکھلایا۔ نہ یسوع کی طرح صرف لاف وگزاف جس نے مکہ میں ظہور فرما کر شرک اور انسان پرستی کی بہت سی تاریکی کو مٹایا۔ ہاں دنیا کا حقیقی نور وہی تھا جس نے دنیا کو تاریکی میں پاکر فی الواقعہ وہ روشنی عطا کی۔ کہ اندھیری رات کو دن بنادیا اس کے پہلے دُنیا کیا تھی۔ اور پھر اس کے آنے کے بعد کیا ہوئی۔ یہ ایک ایسا سوال نہیں ہے۔ کہ جس کے جواب میں کچھ دقت ہو اگر ہم بے ایمانی کی راہ اختیار نہ کریں۔ تو ہمارا کانشنس ضرور اس بات کے منوانے کے لئے ہمارا دامن پکڑے گا۔ کہ اس جناب عالی سے پہلے خدا کی عظمت کو ہر ایک ملک کے لوگ بھول گئے تھے۔ اور اس سچے معبود کی عظمت اوتاروں اور پتھروں اور ستاروں اور درختوں اور حیوانوں اور فانی انسانوں کو دی گئی تھی۔ اور ذلیل مخلوق کو اس ذوالجلال وقدوس کی جگہ پر بٹھایا تھا۔ اور یہ ایک سچا فیصلہ ہے۔ کہ اگر یہ انسان اور حیوان اور درخت اور ستارے درحقیقت خدا ہی تھے۔ جن میں سے ایک یسوع بھی تھا۔ تو پھر اس رسول کی کچھ ضرورت نہ تھی۔ لیکن اگر یہ چیزیں خدا نہیں تھیں۔ تو وہ دعوے ایک عظیم الشان روشنی اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ جو حضرت سیدنا محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مکہ کے پہاڑ پر کیا تھا۔ وہ کیا دعوے تھا۔ وہ یہی تھا۔ کہ آپ نے فرمایا۔ کہ خدا نے دنیا کو شرک کی سخت تاریکی میں پاکر اس تاریکی کو مٹانے کے لئے مجھے بھیج دیا۔ یہ صرف دعوے نہ تھا۔ بلکہ اس رسول مقبول نے اس دعوے کو پورا کرکے دکھلا دیا۔ اگر کسی نبی کی فضیلت اس کے ان کاموں سے ثابت ہوسکتی ہے۔ جن سے بنی نوع کی سچی ہمدردی سب نبیوں سے بڑھ کر ظاہر ہو۔ تو اے سب لوگو اٹھو۔ اور گواہی دو۔ کہ اس صفت میں محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں"۔ (مجاہد صـ۱۷۰)

وہی لات وعزّٰی ومنات ثالثہ وشعرٰی کے پجاری جو ہر قسم کے شرک اور اس کی گندگی میں مبتلا جنہیں احساس تک باقی نہ تھا۔ کہ وہ حیوان لاعقل سے بھی گئے گزرے ہیں۔ تَشْمَئِزُّ... حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی دعوت توحید پر اور تزکیہ نفس کے نام پر ہنسی اڑاتے تھے۔ وَلَا تَبْكُوْنَ اور خشیۃ اللہ کا نام ونشان ان کے دلوں میں نہ تھا۔ وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ۔ یہ لوگ جو سرکش اور اکڑباز تھے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے افق اعلےٰ سے ان کو فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا کا حکم ایسا دیا۔ کہ ایک آن میں سارا جزیرۂ عرب خدائے ذوالجلال کی سجدہ گاہ بن گیا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدا کردہ پاک تبدیلی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس پاک تبدیلی کا نقشہ عربی الفاظ میں جس فصاحت وبلاغت سے کھینچا ہے۔ اس کے سننے کا یہی موقعہ ہے حضور محبت بھرے الفاظ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں ؎

يَا عَيْنَ فَيْضِ اللّٰهِ وَالْعِرْفَانِ
اے خدا کے فیض اور عرفان کے چشمے
يَسْعٰى اِلَيْكَ الْخَلْقُ كَالظَّمْاٰنِ
لوگ تیری طرف پیاسے کیطرح دوڑتے آتے ہیں

يَا بَحْرَ فَضْلِ الْمُنْعِمِ الْمَنَّانِ
اے منعم ومنان کے فضل کے سمندر
تَهْوِيْ اِلَيْكَ الزُّمْرُ بِالْكِيْزَانِ
لوگ کوزے لئے تیری طرف بھاگے آرہے ہیں

يَا شَمْسَ مُلْكِ الْحُسْنِ وَالْاِحْسَانِ
اے حسن واحسان کے ملک کے آفتاب
نَوَّرْتَ وَجْهَ الْبَرِّ وَالْعُمْرَانِ
تو نے ویرانوں اور آبادیوں کا چہرہ روشن کردیا

قَوْمٌ رَّاَوْكَ وَاُمَّةٌ قَدْ اُخْبِرَتْ
ایک قوم نے تجھے آنکھ سے دیکھا اور ایک قوم نے
مِنْ ذٰلِكَ الْبَدْرِ الَّذِيْ اَصْبَانِيْ
اس بدر کی خبریں سنیں جسنے مجھے اپنا دیوانہ بنایا ہے

يَبْكُوْنَ مِنْ ذِكْرِ الْجَمَالِ صَبَابَةً
وہ آپکے جمال کو یاد کرکے اشتیاق سے روتے ہیں
وَتَاَلُّمًا مِّنْ لَّوْعَةِ الْهِجْرَانِ
اور جدائی کی جلن سے دکھ اٹھا کر چلاتے ہیں

وَاَرَى الْقُلُوْبَ لَدَى الْحَنَاجِرِ كُرْبَةً
میں دلوں کو غم سے گلوں تک آپہنچے ہوئے
وَاَرَى الْغُرُوْبَ تُسِيْلُهَا الْعَيْنَانِ
اور میں دیکھتا ہوں کہ آنکھیں آنسو بہا رہی ہیں۔
اور آنسوؤں کے نالے بنے ہوئے دیکھتا ہوں۔

يَا مَنْ غَدَا فِيْ نُوْرِهٖ وَضِيَائِهٖ
اے وہ جو اپنے نور اور روشنی میں
كَالنَّيِّرَيْنِ وَنَوَّرَ الْمَلَوَانِ
آفتاب وماہتاب کی مانند ہے۔ اور جس سے رات اور دن روشن ہوگئے

يَا بَدْرَنَا يَا اٰيَةَ الرَّحْمٰنِ
اے ہمارے بدر! اے رحمٰن کے نشان
اَهْدَى الْهُدَاةِ وَاَشْجَعَ الشُّجْعَانِ
سب ہادیوں سے بڑھکر ہادی اور سب بہادروں سے بڑھکر بہادر

اِنِّيْ اَرٰى فِيْ وَجْهِكَ الْمُتَهَلِّلِ
میں تیرے درخشاں چہرہ میں ایک ایسی شان دیکھتا ہوں
شَاْنًا يَّفُوْقُ شَمَائِلَ الْاِنْسَانِ
جو انسانی صفات سے بڑھ کر ہے۔ (محامد ص۱۱۷)

عظیم الشان نتائج

اس کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اہل عرب کا آپ کی پیروی کرنے اور اس کے عظیم الشان نتائج کا ذکر فرماتے ہیں کہ وہ کس طرح بھیڑ بکریوں کیطرح خدا کی راہ میں ذبح کئے گئے۔ اپنوں سے جدا ہوئے وطن سے بے وطن۔ مال ومنال سے ہاتھ دھونے پڑے ان کا گھربار لوٹا گیا۔ تلواروں کے ذریعہ انکے خون بہائے گئے۔ ہر قسم کا ظلم ان پر توڑا گیا ؎

جَاءُوْكَ مَنْهُوْبِيْنَ كَالْعُرْيَانِ
وہ تیرے حضور لوٹے ہوئے اور ننگے آئے
فَسَتَرْتَهُمْ بِمَلَاحِفِ الْاِيْمَانِ
جس پر تُونے ایمان کی چادریں کو پہنائیں۔

صَادَفْتَهُمْ قَوْمًا كَرَوْثٍ ذِلَّةً ۔ فَجَعَلْتَهُمْ كَسَبِيْكَةِ الْعِقْيَانِ

تونے گوبر کی طرح ان کو ایک ذلیل قوم پایا ۔ اور سونے کی ڈلی کی طرح بنا دیا

حَتَّى انْثَنَى بَرٌّ كَمِثْلِ حَدِيْقَةٍ ۔ عَذْبَ الْمَوَارِدِ مُثْمِرَ الْاَغْصَانِ

یہانتک کہ عرب کا صحرا ایک باغ کی مانند ہو گیا ۔ جس کے چشمے شیریں اور درختوں کی شاخیں پھلدار ہیں

عَادَتْ بِلَادُ الْعُرْبِ نَحْوَ نَضَارَةٍ ۔ بَعْدَ الْوَجٰى وَالْمَحْلِ وَالْخُسْرَانِ

عرب کی زمین ویرانی اور خشکی اور تباہی کے بعد سرسبز ہو گئی

كَانَ الْحِجَازُ مَغَازِلَ الْغِزْلَانِ ۔ فَجَعَلْتَهُمْ فَانِيْنَ فِي الرَّحْمَانِ

ملک حجاز زنانِ آہو چشم کے عشقیہ مذاکروں کا جولانگاہ بنا ہوا تھا ۔ مگر تونے ان کو رحمان میں فانی بنا دیا۔ (محامد صہ۱۳)

ان باتوں میں وہ اندھے تھے۔ شراب نوشی اور زناکاری۔ شراب خانوں کو تونے ویران کر دیا۔ اور بدمستوں کو دین کا متوالا بنا دیا۔

كَمْ شَارِبٍ بِالرَّشْفِ دَنًّا طَافِحًا ۔ فَجَعَلْتَهُ فِي الدِّيْنِ كَالنَّشْوَانِ

بہتیرے تھے جو خم کے خم سے پی جاتے تھے ۔ جنہیں تونے دین کے متوالے کر دیا۔

كَمْ مُحْدِثٍ مُسْتَنْطِقِ الْعِيْدَانِ ۔ قَدْ صَارَ مِنْكَ مُحَدَّثَ الرَّحْمَانِ

بہتیرے بدکردار تھے سارنگیوں سے باتیں کرنیوالے ۔ جو تیرے طفیل رحمان کے ہمکلام ہو گئے۔

كَمْ مُسْتَهَامٍ لِلرَّشُوْفِ تَعَشُّقًا ۔ فَجَذَبْتَهُ جَذْبًا اِلَى الْفُرْقَانِ

بہتیرے تھے جو خوشبو دہن عورتوں کے عشق میں سرگرداں تھے ۔ تو انہیں فرقان کی طرف کھینچ لایا!

اَحْيَيْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ ۔ مَاذَا يُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

تونے صدیوں کے مردوں کو ایک ہی جلوہ سے زندہ کر دیا ۔ کون ہے۔ جو اس شان میں تیرے جیسا ہے (محامد صہ۱۴)

اس عظیم الشان اور حیرت انگیز انقلاب کا نقشہ کھینچتے ہوئے اس سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ نتیجہ نکالا ہے :-

فَاقَ الْوَرٰى بِكَمَالِهِ وَجَمَالِهِ ۔ وَجَلَالِهِ وَجَنَانِهِ الرَّيَّانِ

اپنے کمال اور جلال اور جمال اور تازگیٔ دل کے سبب سے تمام مخلوق سے بڑھا ہوا ہے

لَا شَكَّ اَنَّ مُحَمَّدًا خَيْرُ الْوَرٰى ۔ رِيْقُ الْكِرَامِ وَنُخْبَةُ الْاَعْيَانِ

تَمَّتْ عَلَيْهِ صِفَاتُ كُلِّ مَزِيَّةٍ ۔ خُتِمَتْ بِهِ نَعْمَاءُ كُلِّ زَمَانٍ

ہر قسم کی فضیلت کی صفتیں آپکے وجود میں اپنے کمال کو پہنچی ہوئی ہیں ۔ اور ہر زمانہ کی نعمتیں آپ کی ذات پر ختم ہیں۔

وَاللّٰهِ اِنَّ مُحَمَّدًا كَرِدَافَةٍ ۔ وَبِهِ الْوُصُوْلُ بِسُدَّةِ السُّلْطَانِ

اللہ کی قسم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شاہی دربار کے وزیر حضوری ہیں اور آپ ہی کے ذریعہ دربار سلطانی میں رسائی ہو سکتی ہے

(محامد صہ۱۵)

نیز حضور فرماتے ہیں :-

"پھر یہ امر بھی ہر ایک منصف پر ظاہر ہے۔ کہ وہی جاہل اور وحشی اور یاوہ اور ناپارسا طبع لوگ اسلام میں داخل ہونے اور قرآن کو قبول کرنے کے بعد کیسے ہو گئے اور کیونکر تاثیرات کلامِ الٰہی اور صحبت نبیؐ معصوم نے بہت ہی تھوڑے عرصہ میں ان کے دلوں کو یک لخت ایسا مبدّل کر دیا کہ وہ جہالت کے بعد معارف دینی سے مالا مال ہو گئے۔ اور محبت دنیا کے بعد الٰہی محبت میں ایسے کھوئے گئے کہ اپنے وطنوں اپنے مالوں اپنے عزیزوں اپنی عزتوں اپنی جان کے آراموں کو اللہ جلشانہ کے راضی کرنے کے لئے چھوڑ دیا۔ چنانچہ یہ دونوں سلسلے ان کی پہلی حالت اور اس نئی زندگی کے جو بعد اسلام انہیں نصیب ہوئے قرآن شریف میں ایسی صفائی سے درج ہیں کہ ایک صالح اور نیک دل آدمی پڑھنے کے وقت بے اختیار چشم پُرآب ہو جاتا ہے۔ پس وہ کیا چیز تھی جو ان کو اتنی جلدی ایک عالم سے دوسرے عالم کی طرف کھینچ کر لے گئی۔ وہ دو ہی باتیں تھیں ایک یہ کہ وہ نبیؐ معصوم اپنی قوتِ قدسیہ میں نہایت ہی قوی الاثر تھا۔ ایسا کہ نہ کبھی ہوا اور نہ ہو گا۔ دوسری خدا قادرِ مطلق حیّ قیوم کے پاک کلام کی زبردست اور عجیب تاثیریں تھیں۔ کہ جو ایک گروہ کثیر کو ہزارہا ظلمتوں سے نکال کر نور کی طرف لے آئیں بلاشبہ یہ قرآنی تاثیریں خارق عادت ہیں۔ کیونکہ کوئی دنیا میں بطور نظیر نہیں تبلا سکتا کہ کبھی کسی کتاب نے ایسی تاثیر کی۔ کون اسباب کا ثبوت دے سکتا ہے۔ کہ کسی کتاب نے ایسی عجیب تبدیل و اصلاح کی جیسی قرآن شریف نے کی۔" (محامد صہ۹۹-۱۰۰)

محبوبیت کے عطر سے معطر

فرماتے ہیں :-

"یہ تاثیرات فرقان مجید کی سلسلہ وار چلی آتی ہیں۔ اور جب سے کہ آفتاب صداقت ذاتِ بابرکات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم دنیا میں آیا۔ اُسی دم سے آج تک ہزارہا نفوس جو استعداد اور قابلیت رکھتے تھے ممتابعت کلامِ الٰہی اور اتباعِ رسولِ مقبول سے مدارج عالیہ مذکورۂ بالا تک پہنچ چکے ہیں اور پہنچتے جاتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ اس قدر اُن پر پے در پے علی الاتصال تلطفات و تفضلات وارد کرتا ہے۔ اور اپنی حمائتیں اور عنائتیں دکھلاتا ہے۔ کہ صافی نگاہوں کی نظر میں ثابت ہو جاتا ہے۔ کہ وہ لوگ منظورانِ نظرِ احدیت سے ہیں۔ جن پر لطف ربانی کا ایک عظیم الشان سایہ اور فضلِ یزدانی کا ایک جلیل القدر پیرایہ ہے۔ اور دیکھنے والوں کو صریح دکھاتی دیتا ہے کہ وہ انعاماتِ خارقِ عادت سے سرفراز ہیں اور کرامات عجیب و غریب سے ممتاز ہیں۔ اور محبوبیت کے عطر سے معطر ہیں۔ اور مقبولیت کے فخر سے مفتخر ہیں اور قادرِ مطلق کا نور ان کی صحبت میں اُن کی توجہ میں اُن کی ہمت میں ان کی دعا میں اُن کی نظر میں ان کے اخلاق میں ان کی طرزِ معیشت میں ان کی خوشنودی میں انکے غضب میں ان کی رغبت میں انکی نفرت میں انکی حرکت میں انکے سکون میں اُن کے نطق میں ان کی خاموشی میں ان کے ظاہر میں انکے باطن میں ایسا بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کہ جیسے ایک لطیف اور مصفا شیشہ ایک نہایت عمدہ عطر سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اور ان کے فیضِ صحبت اور ارتباط اور محبت سے وہ باتیں حاصل ہو جاتی ہیں کہ جو ریاضتِ شاقہ سے حاصل نہیں ہو سکتیں۔ اور انکی نسبت ارادت اور عقیدت پیدا کرنے سے ایمانی حالت ایک دوسرا رنگ پیدا کر لیتی ہے۔ اور نیک اخلاق کے ظاہر کرنے میں ایک طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور شوریدگی اور امارگی نفس کی رو بہ کمی ہونے لگتی ہے اور اطمینان اور حلاوت پیدا ہوتی جاتی ہے۔ اور بقدرِ استعداد اور مناسبت ذوقِ ایمانی جوش مارتا ہے۔ اور اُنس اور شوق ظاہر ہوتا ہے۔ اور التذاذ بذکر اللہ بڑھتا ہے۔ اور اُن صحبت طویلہ سے بضرورت یہ اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ اپنی ایمانی قوتوں میں اور اخلاقی حالتوں میں اور انقطاع عن الدنیا میں اور توجہ الی اللہ میں اور محبتِ الٰہیہ میں اور شفقت علی العباد میں اور وفا اور رضاء اور استقامت میں اس عالی مرتبے پر ہیں جس کی نظیر دنیا میں نہیں دیکھی گئی اور عقلِ سلیم فی الفور معلوم کر لیتی ہے کہ وہ بند اور زنجیر انکے پاؤں سے اتارے گئے ہیں جن میں دوسرے لوگ گرفتار ہیں۔ اور وہ تنگی اور انقباض ان کے سینہ سے دور کیا گیا۔ ہے جس کے باعث سے دوسرے لوگوں کے سینے منقبض اور کوفتہ خاطر ہیں۔" (محامد صہ۹۴)

صاحب خاتم نبی

اور فرماتے ہیں :-

"اللہ جلشانہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپؐ کو افاضۂ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپؐ کا نام خاتم النّبیین ٹھیرا یعنی آپؐ کی پیروی کمالاتِ نبوت بخشتی ہے۔ اور آپؐ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے۔ اور یہ قوتِ قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یہی معنے اس حدیث کے ہیں کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِيْ كَاَنْبِيَاءِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہو نگے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر اُن کی نبوت موسیٰؑ کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا۔ بلکہ وہ نبوتیں براہِ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ کچھ دخل نہ تھا۔" (محامد صہ۲۵)

اور فرماتے ہیں "وہ لوگ کہ جو قرآن شریف کا اتباع اختیار کرتے ہیں۔ اور خدا کے رسولِ مقبول پر صدق دلی سے ایمان لاتے ہیں اور اس سے محبت رکھتے ہیں۔ اور اُس کو تمام مخلوقات اور تمام نبیوں اور تمام رسولوں اور تمام مقدسوں اور تمام اُن چیزوں سے جو ظہور پذیر ہوئیں۔ یا آئندہ ہوں۔ بہتر اور پاک تر۔ اور کامل تر۔ اور افضل اور اعلےٰ سمجھتے ہیں۔ وہ بھی ان نعمتوں سے اب تک حصہ پاتے ہیں۔ اور جو شربت موسیٰؑ اور مسیح کو پلایا گیا۔ وہی شربت نہایت کثرت سے نہایت لطافت سے نہایت لذت سے پیتے ہیں۔ اور پی رہے ہیں۔ اسرائیلی نور اُن میں روشن ہیں۔ بنی یعقوب کے پیغمبروں کی ان میں برکتیں ہیں۔" (محامد صہ۸۴)

اور فرماتے ہیں :- "اور یہ سب نعمتیں کسی راہبانہ محنت اور ریاضت پر موقوف نہیں۔ بلکہ صرف قرآن شریف کی کامل اتباع سے دیجاتی ہیں۔ اور ہر ایک طالب صادق ان کو پا سکتا ہے۔ ہاں انکے حصول میں خاتم الرسل اور فخر الرسل کی بدرجہ کامل محبت بھی شرط ہے۔ تب بعد محبت نبی اللہ کے انسان اُن نوروں میں سے بقدر استعداد خود حصہ پا لیتا ہے کہ جو کامل... طور پر نبی اللہ کی پیروی کو ملتی ہیں۔" (محامد صہ۹۲ و ۹۳)

حضرت بابا نانک صاحب اسلام کی حالت میں مکہ معظمہ گئے (۲)

تیسری بات

حضرت بابا نانک صاحب کے اس سفر کے متعلق تیسری بات سکھ کتب سے یہ ثابت ہے۔ کہ آپ نے اس سفر کو بہت بابرکت تسلیم کیا۔ چنانچہ آپ نے جب دوسرے لوگوں کو اس سفر میں باہمی ہنسی اور مذاق میں مصروف پایا۔ تو اپنے ساتھی بھائی مردانہ سے فرمایا:-

مردانہ ان حاجیوں کو جانے دو۔ اگر ہماری قسمت میں کعبہ کا حج ہے۔ تو ہم بھی پہنچ جائینگے۔ مردانہ یہ راہ ایسا ہے۔ کہ اگر مہر اور محبت سے سفر کیا جائے۔ توفیض حاصل ہوتا ہے۔ اور اگر حجت۔ مخول اور غصہ کرتے جائیں۔ تو حاجی نہیں بن سکتے۔ (جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۳)

گیانی گیان سنگھ صاحب فرماتے ہیں:-

اس راستہ میں اگر محبت۔ خیرات۔ خدمت کرتے جائیں۔ توفیض حاصل ہوتا ہے۔ اگر ہنسی مذاق اور غصہ وغیرہ سے سفر طے کیا جائے۔ تو حاجی نہیں بن سکتے۔ (تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صـ۲۶۴)

حضرت بابا نانک صاحب نے مکہ کے سفر کے بارہ میں جس عقیدے کا اظہار کیا ہے۔ وہ قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق ہے۔ قرآن شریف کا ارشاد ہے۔ فلا رفث ولا فسوق ولا جدال فی الحج۔ یعنی حج کے سفر میں ہنسی مذاق وغیرہ لغو حرکات ممنوع ہیں۔ اور حج کرنے والوں کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اس کے مطابق عمل کریں۔

چوتھی بات

اس سلسلہ میں چوتھی بات قابل غور یہ ہے۔ کہ بابا صاحب نے مکہ معظمہ کے نزدیک پہنچ کر احرام باندھا۔ جس کو جنم ساکھیوں میں "حاجیوں کا بانا" ظاہر کیا گیا ہے۔ اسلام نے حاجی کے لئے احرام کا باندھنا ضروری قرار دیا ہے۔ چنانچہ سردار بہادر سردار کاہن سنگھ صاحب نابھہ فرماتے ہیں:

"جب مکہ ایک پڑاؤ رہ جائے، تو یاتری اشنان کرکے احرام باندھے۔ یعنی پہنے کپڑے اتار کر دو چادریں رکھے۔ ایک اوپر اور ایک نیچے۔ جوتا بھی نہ پہنے۔ کھڑاؤں پہننی ممنوع نہیں۔ اور گیت طلبیہ گاتا ہوا مکہ میں پہنچے۔ گیت طلبیہ یہ ہے:

میں تیری سیوا کے لئے کھڑا ہوں۔ تیرا شریک کوئی نہیں۔ یقیناً قابل تعریف تو ہی ہے۔ اور تیری بادشاہت ہے۔ (مہان کوش صـ۶۲ شائع کردہ دربار پٹیالہ)

حضرت بابا نانک صاحب کے احرام کے متعلق جنم ساکھی میں مرقوم ہے:-

"گورو صاحب نے مکہ کے پاس آکر حاجیوں کی صورت بنائی۔ نیلے کپڑے پہنے۔ ایک ہاتھ میں عصا اور دوسرے میں تسبیح پکڑی۔ پھر مصلے اٹھایا بغل میں قرآن دبایا۔ فقیر حاجی بن کر مکہ کی مسجد میں جا بیٹھے۔ کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے۔ اور حمد گانے لگے۔ (جنم ساکھی اردو مطبوعہ ۱۹۲۲ء شائع کردہ جے ایس سنت سنگھ لاہور)

جنم ساکھی چھاپہ پتھر گورمکھی مطبوعہ ۱۸۹۰ء نول کشور پریس لاہور اور مطبوعہ مفید عام پریس چھاپہ ٹائپ صـ۱۳۱ میں بھی باباجی کے حاجیوں والا بانا اختیار کرنے کا ذکر ہے۔

سردار شیر سنگھ صاحب ایم۔ ایس۔ سی نے باباجی کے اس احرام کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

ہاں آج بابا اس قبلہ میں آپہنچا ہے۔ "نیل بستر پہن ہویا بنواری" ہاں آج بسنتی بانے والا بابا نیلی حاجیوں والی پوشاک پہن کر بابا حج کرنے کے لئے اس مکہ شریف کی چار دیواری میں آگیا ہے۔ (دیکھو جوگی جنم ساکھی صفحہ ۱۰۲ مصنفہ سردار شیر سنگھ صاحب)

پنڈت دیا رام صاحب عاکف نے لکھا ہے کہ:-

"جب گورو صاحب ملک عرب میں داخل ہوئے۔ بھائی مردانہ کے ساتھ حاجیوں کا بھیس بنایا۔ اور قافلہ حجاج کے ساتھ خاص مکہ شریف میں پہنچ گئے" (سوانح عمری گورو نانک دیوجی مہاراج صـ۶۱)

مندرجہ بالا حوالہ جات ظاہر کرتے ہیں۔ کہ کعبہ شریف کے نزدیک پہنچکر بابا صاحب کا حاجیوں کا لباس اختیار کرنا۔ احرام باندھنا ہی تھا۔ گویا بقول سکھ مورخین بابا صاحب جب گھر سے روانہ ہوئے۔ تو آپ نے اسلامی لباس اختیار کر لیا۔ اور سر پر کلاہ پہنا۔ جیسا کہ مرقوم ہے۔ کہ:-

"گل چولہ سر کلاہ سہائی"

(نانک پربودھ صفحہ ۴۰۱)

اس کے علاوہ نانک پرکاش ادھیائے ۵۷ اور گورو نانک سورجودے جنم ساکھی صـ۱۳۸ پر بھی آپ کا کلاہ پہننا بیان کیا گیا ہے۔ اور جب آپ مکہ کے نزدیک آئے۔ تو آپ نے حج کرنے کی غرض سے حاجیوں کا لباس اختیار کیا۔ جو کہ احرام ہی ہو سکتا ہے۔

حضرت بابا نانک صاحب کا حاجیوں والا لباس اختیار کرنا ابتدا سے ہی شہرت پکڑ گیا تھا۔ اور سکھ گورو صاحبان کے زمانہ میں آپ کی اس قسم کی بعض تصاویر بھی تیار کی گئی تھیں۔ جن میں آپ کو حاجیوں کے لباس میں ملبوس دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ سنت تہل سنگھ صاحب مصنف راگ مالا منڈن لکھتے ہیں۔ کہ گورو گوبند سنگھ صاحب نے بھائی مہر اور بھائی سکھانند صاحب وغیرہ پشاور کے باشندوں کو سکھ گورو صاحبان کی کچھ تصاویر دیں۔ جن میں ایک تصویر بابا نانک صاحب کی ایسی بھی تھی۔ جس میں بابا صاحب کو حاجیوں کے لباس میں ملبوس دکھایا گیا تھا۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

شری گورو دسمیش جی کے پاس معہ اپنی تصویر کے نو گورو صاحبان کی اصل تصاویر تھیں۔ وہ سب کی سب مذکورہ بالا احباب کو بخش دیں۔ اور ایک کٹار اپنی کمر سے اتار کر دی۔ نیز چرنوں کا ایک جوڑا (جوتی) بھی بخشا۔ اور ایک تصویر شری گورو نانک دیوجی مکہ کے حاجی بن کر جانے کی بھی ان تصاویر میں ہے۔" (راگ مالا منڈن صـ۱۲-۱۱۱)

پانچویں بات

حضرت بابا نانک صاحب کے اس سفر کے متعلق پانچویں بات قابل غور یہ ہے۔ کہ آپ نے مکہ معظمہ پہنچ کر کیا طریق اختیار کیا۔ جنم ساکھیوں کا بیان ہے۔ کہ:-

"فقیر حاجی بن کر مکہ کی مسجد میں جا بیٹھے۔ کلام اللہ کی سورتیں پڑھنے لگے۔ اور حمد گانے لگے۔"

(جنم ساکھی اردو صفحہ ۱۵۱)

لالہ موہن لال صاحب مصنف عمدۃ التواریخ تحریر فرماتے ہیں:- "در مکہ معظمہ تشریف آوردند زیارت آں مکاں تلطف نشاع انواع انواع انبساط و اصناف اصناف نشاط و گوناں گوں فرحت و الاف الاف مسرت حاصل ساختند"

یعنی بابا نانک صاحب مکہ معظمہ تشریف لائے۔ اور اس مکان کی زیارت کرکے جو خدا تعالیٰ کی مہربانی کا نشان ہے۔ کئی انواع کی خوشیاں اور قسم قسم کے سرور اور رنگارنگ کی فرحت اور ہزارہا مسرتیں حاصل کیں۔

چھٹی بات

اس سلسلہ میں چھٹی بات یہ ہے کہ آپ نے مکہ معظمہ اور کعبہ شریف کے بارہ میں جس عقیدت کا اظہار کیا ہے۔ اس سے بھی اس امر پر کافی روشنی پڑتی ہے۔ کہ آپ اسلام کی حالت میں حج کے لئے ہی مکہ معظمہ گئے تھے۔ جنم ساکھی میں مرقوم ہے کہ:-

"جو صدق دل سے آکر حج کرے۔ اس کے پچھلے تمام گناہ دور ہو جاتے ہیں۔ اور وہ ایسا ہو جاتا ہے۔ جیسے کہ ماں کے پیٹ سے بچہ بے گناہ پیدا ہوتا ہے۔ مردانہ نے کہا۔ کہ ہمارا کیا حال ہے۔ ہم تو کراہت سے زیارت کو آئے تھے۔ تو گورو جی نے کہا۔ کہ مردانہ اس بات سے باز آ۔ جو کراہت سے آکر زیارت کرے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول کا چور ہے۔ ...... مردانہ خوب یاد رکھ۔ جو مکہ شریف کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ خواہ کون ہے۔"

(جنم ساکھی شائع کردہ بھائی دیا سنگھ لاہور مطبوعہ ۱۹۳۲ء صـ۱۱۷)

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ کا بیان ہے۔ کہ بابا صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ:-

تمہارا پیغمبر جو محمدؐ ہے۔ جس کی تم امت ہو۔ اس نے یہاں (مکہ میں) بزرگوں کا مقام خیال کر کے خدا کی بندگی کی۔ اور جوں کھائے تھے۔ یہاں پر ہی اس کے پاس فرشتہ پیغمبری کی آیات لیکر آیا تھا سو ایک آیت یہ ہے۔ کہ

لولاک لما خلقت الافلاک

اے پیغمبر اگر تجھے پیدا نہ کرتا تو یہ زمین و آسمان بھی نہ بناتا۔ لہذا یہ مقام بڑے بزرگوں کا ہے۔

(جنم ساکھی بھائی منی سنگھ چھاپہ پتھر صـ۲۱۸)

بھائی سنتوکھ سنگھ صاحب فرماتے ہیں۔ کہ بابا صاحب نے فرمایا کہ:-

بھا پیغمبر تمار جو نام محمدؐ جاہیں
جہ کی تم امت سبھے ایہہ تھاں تپ کیا تا ایں
بزرگ کو استھان لکھ جوں کو کین اہار
کین بندگی اللہ کی چرنکال تپ دھار
پائے فرشتہ کو درس شکست دان ہوئے
سوئے پورن پیغمبر بھیو جگ میں پرگٹ ہوئے
سنکر سب ہی شردن میں دھن دھن موکھ بھاکھ
چرچا کینی ادھک ہی ہردے بھاؤ کو راکھ
(نانک پرکاش اترار دھ ادھیائے ۵۹)

باوا گنیش سنگھ صاحب فرماتے ہیں:- کہ بابا صاحب نے مکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق اپنی عقیدت کا اظہار مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا:-

بھیو پیغمبر جو سے تمارا
نام محمدؐ جا ہے اچارا
جس کی تم امت چینا
ایہہ تھاں تینے بڈ و تپ کینا
کین اللہ کی بندگی جو اہار تن کین
لیو فرشتہ کو درس بھی شکست بڈ ایں
پورن بھیو پیغمبر سوئی
پرگٹ نام کو جگ جوئی
سن گور بچن سبے انورا گے
دھن دھن موکھ بھاکھن لاگے
(گورو نانک سورجودے جنم ساکھی صـ۱۴۷)

یہ حوالہ جات اس بات کی تائید کرتے ہیں۔ کہ حضرت باباصاحب اسلام کی حالت میں مکہ معظمہ حج کی غرض سے گئے۔ ان کے علاوہ آپ کا مندرجہ ذیل فرمان بھی اس حقیقت کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ آپ کے دل میں بیت اللہ کے لئے وہی عزت تھی جو ایک سچے مومن مسلمان کے دل میں موجزن ہے۔ آپ نے فرمایا:۔

"ہماری کیا مجال ہے۔ کہ ہم اپنے خدا کے گھر کی بے عزتی کرسکیں"

(جنم ساکھی اردو ص۱۷۷)

خلاصہ کلام

ان تمام حوالہ جات کا خلاصہ یہی ہے۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب نے ایک خالص مسلمان کی طرح اسلامی لباس میں ملبوس ہوکر مکہ معظمہ کی یاترا کی۔ اور اس یاترا کی غرض حکم الٰہی کے ماتحت حج کرنا ہے۔ نیز آپ کے دل میں مکہ معظمہ اور بیت اللہ کے لئے وہی عزت اور احترام تھا۔ جو کہ ایک مسلمان کے دل میں ہونا چاہیئے آپ کا یہ فرمان کہ:۔

"جو مکہ کو نہ مانے وہ کافر ہے۔ خواہ کون ہو" کسی تبصرہ کا محتاج نہیں۔ اس کے ساتھ ہی آپ کا یہ قول کہ

"یہ مکان بڑے بزرگوں کا ہے"

آپ کی اس عقیدت کو آشکار کر رہا ہے۔ جو آپ کے دل میں بیت اللہ کے لئے تھی۔ آپ کی اس عقیدت اور محبت کو مدّنظر رکھ کر ہی مسلمانوں نے آپ کو حاجی کے لقب سے موسوم کیا۔ چنانچہ پروفیسر سندر سنگھ صاحب۔ ایم۔ ایس۔ سی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ جب آپ کا وصال ہوا۔ تو مسلمانوں نے آپ کی نعش دفن کرنے کا مطالبہ مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا۔

"مسلمان کہتے تھے۔ کہ باباجی پکّے مسلمان و حاجی ہیں۔ ہم ان کے جسم کو دفن کریں گے"

(مختصر و مکمل تواریخ گورو خالصہ ص۶۳)

گیانی گیان سنگھ صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ حضرت اورنگ زیب نے گورو ہررائے صاحب کو ایک چٹھی لکھی جس میں بابا صاحب کے بارہ میں تحریر فرمایا کہ:۔

"نانک شاہ کے گھرانے کو ہم دوسرے بت پرست ہندو کافروں کی طرح خیال نہیں کرتے۔ کیونکہ نانک شاہ سچے فقیر اور خدا رسیدہ تھے۔ اور صلح کل تھے۔ اور ان میں ہندوؤں والا ہٹھ نہ تھا۔ اور انہوں نے مکہ معظمہ کا حج بھی کیا۔ اور کئی مقامات پر چلہ کشی بھی کی"

(تواریخ گورو خالصہ گورمکھی ص۲۶۲)

کسی غیر مسلم کو آجتک مسلمانوں نے کبھی حاجی کے لقب سے موسوم نہیں کیا۔ اور نہ کسی غیر مسلم نے آج تک کعبہ کا حج کیا ہے پس یہ کوئی قابل اعتراض بات نہیں۔ بلکہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت بابا نانک صاحب کفر کی حالت میں نہیں۔ بلکہ اسلام کی حالت میں حج کی نیت سے مکہ معظمہ گئے تھے۔ یہ بات سکھ کتب سے ثابت ہے۔ اگر آج کسی کو ہماری یہ بات نادرست معلوم ہوتی ہے۔ تو اس کی بہت بڑی وجہ یہ ہے۔ کہ ہمارے سکھ دوستوں نے باباصاحب کے اسلام پر پردہ ڈالنے کی غرض سے اپنی کتب میں بے حد ردّو بدل کر دیا ہے۔ لیکن اگر وہ اپنے پرانے لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ تو ان کو اقرار کرنا پڑے گا۔ کہ حضرت بابا نانک صاحب فی الواقعہ سچے مسلمان اور خدا تعالےٰ کے پیارے تھے۔

عباداللہ گیانی

کیا آپ کے تمام دوستوں تک تبلیغ پہنچ چکی ہے؟

اگر نہیں تو پھر آپ کو کونسا امر مانع ہے۔ کہ آپ ہمیں ان کے مفصل پتے و حالات تحریر نہیں کر رہے ہیں۔ تاکہ ہم ان کو ضروری لٹریچر مہیا کردیں۔ اور راہ حق کی طرف دعوت دیں۔ اب بھی اگر آپ کی طرف سے کوئی قدم نہیں اٹھایا جاتا۔ تو اس کے ذمہ وار آپ ہیں۔ آپ کو چاہیئے کہ فوری طور پر مکمل پتے اور حالات بھجوا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔

ناظر دعوت و تبلیغ

ضروری اعلان

دفتر تبلیغ کو ایسے علم دوست ہندو اور سکھ احباب کے پتوں کی ضرورت ہے جو مذہب سے دلچسپی رکھتے ہوں۔ احباب جماعت جس قدر جلد ممکن ہو پتے ارسال فرمائیں۔ دفتر تبلیغ کی طرف سے ان کی خدمت میں ضروری لٹریچر ارسال کیا جائیگا۔ اور ان سے خط و کتابت بھی کی جائے گی۔

ناظر دعوت و تبلیغ

سرزمین ہند سے رخصت ہوتے وقت

ہم ۱۸ فتح کو دیار محبوب سے روانہ ہوئے۔ اور ۲۰ فتح کو بمبئی پہنچے۔ ایک ہزار اور کچھ زائد میل دیار محبوب سے دور آچکے تھے۔ کچھ کل پرزے تھے جنہوں نے سرزمین ہند کے کنارے پر ہمیں لا کھڑا کیا۔ دو دن بمبئی میں قیام رہا۔ مستقبل قریب میں اور دور چلے جانے کا خیال ہمیں یہ بتا رہا تھا۔ کہ ہنوز ہم سرزمین ہند میں ایسی نہر خوشگوار کے کنارے کھڑے ہیں۔ جس سے ہماری روح اور ہمارے ایمان کو سیرابی حاصل ہوتی ہے۔ اور یہ دوری کوئی دوری نہیں۔

۲۲ فتح کی شام کو میں اپنے ساتھیوں کو جہاز پر سوار کرا چکا تھا۔ خود ایک علیحدہ جگہ میں بیٹھ کر چند خطوط لکھے۔ چند عریضے آخری مرتبہ ہندوستانی ڈاک کے سپرد کئے۔ اور چند تاریں دیں۔ دفتر خدام الاحمدیہ۔ دفتر تحریک جدید اور اپنے آقا کی خدمت میں۔ وقت بہت تنگ تھا بمشکل فارغ ہؤا۔ سب سے آخر میں جہاز پر سوار ہؤا۔ میرے قدم سرزمین ہند سے اُٹھ چکے تھے۔ جذبات میں ایک طبعی ہیجان تھا۔ رات جہاز پر بسر ہوئی۔ دوبارہ ساحل پر اتر نہ سکتے تھے۔ صبح اٹھا۔ تختہ جہاز پر آیا۔ دیگر اہل قافلہ ہمراہ تھے۔ خاور مشرق ہندوستان پر طلوع ہؤا۔ ایک وسیع سمندر تین اطراف سے ہمیں گھیرے ہوئے تھا۔ چند گھنٹوں میں وہ ہمارے خوشگوار ماضی اور نامعلوم مستقبل کے درمیان ایک غیر معمولی خط شہباز ڈالنا چاہتا تھا۔ وہ گھڑی بھی آگئی۔ جہاز حرکت میں تھا۔ ساحل سے ہٹ چکا تھا۔ حسرت آفرین نگاہیں سرزمین محبوب پر گڑی ہوئی تھیں۔ جہاز پانی کی موجوں سے کھیل رہا تھا تو دل غم اور حزن کے تھپیڑوں کے رحم پر تھا۔ چند حسین یادیں سرمایہ تخیل بن رہی تھیں۔ اپنے پیارے آقا کی یاد عقیدتمند دلوں پر لرزہ خوشگوار پرتو ڈال رہی تھی۔ اس کی پرسرور آواز غیر ارادی طور پر کانوں میں سما رہی تھی۔ کبھی مسجد مبارک کی نمازوں میں سرزمین ہند اردو منتشی ہوئی حسین آواز کبھی خطبات متفرق مواقع پر ارشادات مجلس علم و عرفان اور جلسہ سالانہ ایسی ایمان افروز صحبتوں میں سماع پرور خطابات تصوّر کے کان میں پڑ رہے تھے..... چند اور پاک وجود۔ اور ان کے محسنانہ سلوک اور تعلقات کی ایمان افزا اور روح پرور یاد...... دل درد سے بھرے ہوئے تھے۔ آنکھوں میں جو ہلکی ہلکی نمی تھی۔ آہستہ آہستہ بادل نما دھند میں بدل گئی۔ ہلکے ہلکے بادل پانیوں سے لدے ہوئے بخارات کی طرح برداشت کے پہاڑوں سے ٹکرا رہے تھے۔ مگر کب تک! آخر برس پڑے۔ جذبات کی بے بسی قابو کے ہر بندھن کو ایک ایک کرکے توڑتی چلی جارہی تھی۔ برداشت کی عنان جذبات کے گھوڑے کو کہاں تک روکتی۔ آخر اس نے حوصلہ کی باگ کو توڑا۔ لیکن حقیقت پسند شعور کا سوار جذبات کے وحشت پسند گھوڑے کو ہر تندی کے باوجود اصل راہ سے بھٹکنے نہیں دیتا۔ بھرے ہوئے دل اپنے معبود حقیقی کے آستانہ پر جھک گئے۔ اور عجز و انکسار کے ہاتھ اشک ریز میں آنکھوں کے معصوم قطرات اپنے پر لیتے ہوئے اپنے حقیقی درماں کی طرف اٹھے۔ اس دعا اور التجا کے ساتھ۔

اے خدا! جن محبوب مقاصد کے لئے ہم اپنے محبوب دیار سے دور جا رہے ہیں۔ ان میں ہمیں کامیابی بخش۔ اس منزل کی ہر راہ پر ہمیں کامران فرما۔ اور خدمات کے ہر میدان میں اپنی خاص توفیقات سے نواز۔ اور سب سے بڑھ کر ہمارے پیارے صاحب و شکوہ سالار کی مہمات کے ہر میدان میں فتح و نصرت سے تائید فرما۔ اُسے لمبی اور باصحت زندگی عطا فرما۔ اسلام کا عالمگیر غلبہ اسیروں کے اس رستگار کے ہاتھوں سے قائم فرما۔ ہم بظاہر چند تختوں کی بنی ہوئی کشتی میں سوار ہوکر سمندر کی پیٹھ پر۔ تیری رضا کی خاطر۔ اور اپنے اس مقصد کے حاصل کرنے کی غرض سے اپنے آقا سے دور جا رہے ہیں۔ لیکن اے رحیم و کریم خدا! ہمارے محسن آقا نے ہماری زندگی کی جس کشتی کو خدمات کے سعادت پسند پانیوں کی پشت پر ڈالا ہے اس کے ساحل مراد پر بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے ہم تجھ سے ہی التجا کرتے ہیں۔

بسم اللہ مجریٰھا و مُرسٰھا

ہمارے ذرّہ ذرّہ تو اے خدا! ہم بے سروسامان ہیں۔ لیکن ان بے سروسامانیوں کے نیچے ہم تیرے حضور سے ہر ساز اور ہر سامان کے امیدوار ہیں۔ ملائکہ کی پوشیدہ افواج ہمارے ہمراہ فرما۔ بے وطنی کے عالم میں جدوجہد کے

بارھویں سال کے قابل تعریف اضافے

وعدوں کی آخری میعاد ۷ فروری

(۱) حوالدار میاں نعیم اللہ صاحب حویلی نور خاں وہ مخلص صاحب ہیں۔ جنہوں نے گیارھویں سال کے متعلق حضور کا خطبہ پڑھنے سے قبل اس خیال سے۔ کہ فوج میں خطبہ کب پہنچے۔ اپنے نویں سال کے ۹۰/- اور دسویں سال کے ۳۲۵/- کو جمع کر کے اوسط نکال لی۔ اور ۲۱۰ روپے کا وعدہ پیش حضور کیا۔ جب گیارھویں سال کا خطبہ پڑھا۔ تو آپ نے حضور کی خدمت میں لکھا۔ کہ میں بجائے ۲۱۰ کے ۲۴۸ روپیہ دسویں سال کے برابر دوں گا۔ جب ان کا یہ وعدہ حضور کے پیش ہوا۔ تو اس پر حضور نے اپنے قلم سے رقم فرمایا:-

"آپ کے حالات کے لحاظ سے ۲۱۰/- بھی زیادہ ہے۔ آپ کی تنخواہ زیادہ نہیں پہلا ہی رہنے دیں۔ اللہ تعالےٰ آپ کو ثواب زیادہ کا دیدے گا"

اس پر آپ نے گیارھویں سال میں ۲۱۰ روپیہ ادا کر دیا۔ اب بارھویں سال میں جبکہ فارغ ہیں۔ آپ نے اس رقم میں نہ صرف کمی کا خیال تک نہیں آنے دیا۔ بلکہ اس میں اضافہ کر کے ۲۴۰ روپے کا وعدہ حضور کے پیش کیا ہے۔ یہ وعدہ پیش کرنے کے بعد ان کو یاد آیا۔ کہ میری ایک رقم ۱۴۰/- کی امانت میں پڑی ہے۔ اسے اب ادا کر دینا چاہیئے۔ چنانچہ انہوں نے ۲۴۰/- میں سے یہ ۱۴۰/- روپیہ ادا بھی کر دیئے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) اللہ تعالےٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اشاعت اسلام کے لئے ہر قسم کی قربانیاں ایک نئی شان اور ایک نیا رنگ بطور نمونہ جماعت کے پیش کرتی ہیں۔ چونکہ خاندان کی قربانی بڑھ چڑھ کر ہوتی ہے

جیسا کہ گذشتہ شائع شدہ فہرست میں احباب دیکھ چکے ہیں بسعید نا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا بارھویں سال میں دس ہزار سے زیادہ عطیہ ایسا ہے۔ کہ جو آجتک جماعت احمدیہ کے ہر ایک فرد سے زیادہ نمایاں اور خاص الخاص غیر معمولی ہے۔ حضرت مرزا شریف احمد صاحب نے بھی دسویں سال سے ۲۵/- فیصدی اضافہ کے ساتھ ایک ہزار روپیہ کا وعدہ بارھویں سال میں حضور کے پیش فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

ہر شخص جو بارھویں سال میں حصّہ لے رہا ہے اسے اپنا وعدہ نمایاں اور غیر معمولی اضافہ کے ساتھ پیش کر کے اپنے اخلاص کا ثبوت دینا چاہیئے۔ مگر احباب کو یہ بھی یاد رہے کہ بارھویں سال کے وعدوں کی آخری تاریخ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۷ فروری سنہ ۱۹۴۶ء مقرر فرمائی ہے۔ جیسا کہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پہ احباب سن چکے ہیں۔ اس لئے ہر شخص جو وعدہ کرنے والا ہے۔ اسے کوشش کر کے جلد سے جلد وعدہ اپنے سیکرٹری تحریک جدید۔ یا امیر یا پریذیڈنٹ کو لکھوانا چاہیئے۔ تا جماعت کی فہرست جلد تر مکمل ہو جائے۔

اگر آپ اپنا وعدہ براہ راست پیش فرماتے ہیں۔ تو آپ اس نوٹ کو پڑھ کر اپنا وعدہ معمولی چٹھی یا کارڈ پہ لکھ کر حضور کے براہ راست پیش فرمائیں اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

برکت علی خان
فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

مرکزی دفاتر میں آنریری کارکنوں کی ضرورت ہے

اس لئے جو احباب معزز سرکاری عہدوں سے ریٹائر ہو چکے ہوں۔ یا عنقریب ریٹائر ہونے والے ہوں۔ اور سلسلہ کی خدمت اور مرکز کے فیوض و برکات سے بہرہ ور ہونے کی خواہش اور شوق رکھتے ہوں۔ اطلاع دیں۔ اور اپنے مفصل کوائف تحریر کریں۔ کہ وہ کس عہدہ سے ریٹائر ہوئے ہیں۔ ہونے والے ہیں تو کب تک۔ کس قدر پنشن ماہوار ملتی ہے یا ملنے کی امید ہے۔ اس وقت عمر کتنی ہے صحت کیسی ہے۔ اور کس قسم کا دفتری کام کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

ماہ جنوری میں تبلیغ پر جانے والے مجاہدین انصار کا گروپ

انصار کے پندرہ روزہ تبلیغی پروگرام کے ماتحت جن اصحاب نے ماہ جنوری سنہ ۱۹۴۶ء میں اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کے ہاں تبلیغ پر جانے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ براہ مہربانی مندرجہ ذیل مجاہدین انصار حسب وعدہ تبلیغ کے لئے تشریف لے جا کر عند اللہ ماجور ہوں۔ زعماء صاحبان انصار کا فرض ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اور مجلس کے ممبران ذیل کو تبلیغ پر بھجوا کر واپسی پر ان سے تبلیغی رپورٹ لے کر مجھے بھجوا دیں۔

مجاہدین انصار قادیان

(۱) منشی محمد اسماعیل صاحب محلہ دارالرحمت
(۲) چوہدری مبارک علی صاحب "
(۳) مستری مہر اللہ صاحب "
(۴) مستری امین اللہ صاحب "
(۵) خواجہ عبد اللہ صاحب "
(۶) منشی عزیز الدین صاحب پٹواری سٹار ہوزری۔
(۷) میاں فضل احمد صاحب گوجرہ۔ دارالفتوح
(۸) میاں بھاگ صاحب۔ مسجد اقصےٰ۔
(۹) میاں احمد الدین صاحب۔ دارالفضل
(۱۰) حاجی محمد اسمٰعیل صاحب۔ دارالبرکات غربی۔
(۱۱) منشی محمد حنیف صاحب "

مجاہدین انصار جماعت بیرونی

(۱۲) میاں عمر الدین صاحب دھوبی قلعہ سوبھا سنگھ ضلع سیالکوٹ
(۱۳) میاں اللہ دتہ صاحب " "
(۱۴) چوہدری غلام صاحب چک ۶/۱۱ ضلع منٹگمری۔
(۱۵) حکیم سراج الدین صاحب بھاٹی دروازہ لاہور
(۱۶) میاں محمد اقبال صاحب " "
(۱۷) مولوی محمد ابراہیم صاحب امیر جماعت و زعیم انصار اللہ تہال
(۱۸) میاں الہ دین صاحب سیکرٹری مال جیار کوٹ ضلع جموں
(۱۹) میاں فتح محمد صاحب " "
(۲۰) میاں جمال دین صاحب " "
(۲۱) میاں فقیر محمد صاحب " "
(۲۲) میاں دالوں خان صاحب " "
(۲۳) میاں جماعت علی صاحب " "
(۲۴) میاں ہدایت اللہ صاحب " "
(۲۵) میاں نواب صاحب " "

نوٹ۔ ماہ فروری میں تبلیغ پر جانے والے انصار بھی ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ جنہیں الیکشن کے کام کی وجہ سے مصروفیت ہو۔ تو وہ مہلت حاصل کر سکتے ہیں۔

ابو العطاء جالندھری
قائد تبلیغ مرکزیہ انصار اللہ قادیان

حساب داران امانت ذاتی سے درخواست

حساب داران امانت ذاتی سے درخواست ہے۔ کہ (۱) تکمیل ریکارڈ کی غرض سے اپنا موجودہ تفصیلی پتہ لوا پسی ڈاک بھیج کر مشکور فرمائیں۔ اور (۲) آئندہ کے لئے نوٹ فرمائیں۔ کہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر مستقل تبادلہ کی صورت میں نیا پتہ ڈاک دفتر امانت میں ساتھ ساتھ بھیجتے رہیں۔ تا ششماہی حسابات اور دیگر متعلقہ خط وکتابت صحیح پتہ پر بھیجی جاسکے۔ ورنہ خطوط وغیرہ حساب داران تک نہ پہنچ سکیں گے۔ یا ضائع ہوتے رہیں گے۔ اور اس کی ذمہ واری دفتر امانت پر نہ ہوگی (۳) ایسے احباب جنہوں نے ابھی تک اپنے دستخطوں کے نمونے شناخت اور دفتر میں ریکارڈ کے لئے نہ بھیجے ہوں۔ جلد بھیج دیں۔ ورنہ ان کی رقوم کی ادائیگی میں روک پیدا ہوگی۔ (۴) امانت ذاتی و دیگر حسابات متعلق صیغہ امانت کے بارے میں خط وکتابت کرتے وقت افسر انچارج صیغہ امانت قادیان کو مخاطب کرنا چاہیئے۔ نہ کہ محاسب کو۔ محاسب کو صرف چندہ جات کے متعلق یا ایسی مدات کے بارے میں مخاطب کرنا چاہیئے۔ جو چندہ ہائے صدر انجمن سے متعلق ہوں۔ (افسر انچارج صیغہ امانت صدر انجمن احمدیہ قادیان)

ضرورت محررین

دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کے لئے چند محنتی مستقل مزاج کلرکوں کی ضرورت ہے جو کم از کم میٹرک پاس ہوں۔ تنخواہ کا گریڈ ۲۵-۵-۳۰-۲-۵۰ ہوگا۔ مہنگائی الاؤنس اس کے علاوہ ہوگا۔ ترقی کی گنجائش حسب قابلیت بہت ہے۔ جو گریڈ ۸۰/- ماہوار تک ہوگا۔ خواہشمند اصحاب جلد درخواستیں بھجوائیں۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ

بیعت اندرون ہند بر موقع جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء

جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کے موقعہ پر کل ۴۲۹ - افراد احمدیت میں داخل ہوئے - جلسہ سالانہ ۱۹۴۴ء میں ۳۷۸ - احباب نے بیعت کی تھی - خدا کے فضل سے ۱۹۴۶ء کی بیعت کا پہلا قدم سابقہ سال کی نسبت ترقی پر ہے - اسی طرح ماہ بماہ - سال - بسال انشاء اللہ ہم بڑھتے چلے جائیں گے حتی کہ وہ وقت آجائیگا - کہ دنیا میں احمدیت غالب ہو جائے گی - جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں "اے تمام لوگو! سن رکھو کہ یہ اسکی پیشگوئی ہے - جس نے زمین و آسمان بنایا - وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا - اور حجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا - وہ دن آتے ہیں - بلکہ قریب ہیں - کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا - جو عزت کے ساتھ یاد کیا جائے گا - خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالیگا اور ہر ایک جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے - نامراد رہے گا - یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی"

یہ خدا تعالٰے کی وحی ہے - اور پوری ہو کر رہے گی - اگر آپ چاہتے ہیں - کہ یہ وعدہ آپ کے ذریعہ پورا ہو - تو اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اپنے غیر احمدی رشتہ داروں کو احمدی بنانے کے لئے پوری جدوجہد کریں - جلسہ سالانہ کی بیعت کا ضلع وار نقشہ پیش ہے - اگر ہم سب صحیح رنگ میں کوشش کریں - تو سال ۱۹۴۶ء میں ہر مہینہ کی بیعت پچھلے مہینہ سے بڑھ سکتی ہے -

نورالدین منیر - انچارج بیعت دفتر پرائیویٹ سکرٹری -

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
	ضلع سیالکوٹ		۲۴	مانگے	۱	۴۷	چاہ جھگی والا	۱
۱	گٹھیالیاں	۸	۲۵	قول پور	۱	۴۸	لکھی وال	۱
۲	جونڈہ	۶	۲۶	اگس بوٹ	۱		ضلع گجرات	
۳	جوگپور	۵	۲۷	[illegible]	۱	۴۹	[illegible]	۳
۴	بڈھال	۴	۲۸	بوے وینس	۱	۵۰	شیخپور	۳
۵	میادی ڈوگراں	۴	۲۹	عزیز پور	۱/۶۲	۵۱	عالم گڑھ	۳
۶	شہر سیالکوٹ	۴		ضلع سرگودہا		۵۲	چوکنانوالی	۲
۷	کوٹلی ہرنرائن	۲	۳۰	مجوکہ	۸	۵۳	فتح پور	۲
۸	کھوکھر	۲	۳۱	ادرحمہ	۵	۵۴	کھاریاں	۵
۹	کوٹ کرم بخش	۲	۳۲	سرگودہا	۴	۵۵	جسوکے	۲
۱۰	تلونڈی عنایت خان	۲	۳۳	کوٹ مومن	۳	۵۶	سدوکے	۲
۱۱	باسکے	۲	۳۴	چک ۹ شمالی	۲	۵۷	جبوکے	۲
۱۲	بٹیالی	۲	۳۵	چک ۸۲ جنوبی	۲	۵۸	کالے کے	۱
۱۳	بدوملی	۲	۳۶	ہلال پور	۲	۵۹	نورنگ	۱
۱۴	گریاں	۲	۳۷	خوشاب	۲	۶۰	لالہ موسیٰ	۱
۱۵	کوٹلی لوہاراں	۱	۳۸	پیلو وینس	۲	۶۱	شادی وال	۱
۱۶	باٹھانوالہ	۱	۳۹	چک ۷۹ شمالی	۱	۶۲	چک سکندر	۱
۱۷	کوٹ بھینیاں	۱	۴۰	چک ۱ منڈی بھلوال	۱	۶۳	کوٹلی	۱
۱۸	ترسکہ	۱	۴۱	چک ۲۲ شمالی	۱	۶۴	کومبرڑی	۱
۱۹	علینو والی	۱	۴۲	روڈہ	۱	۶۵	مونگ	۱
۲۰	کوٹلی میچا	۱	۴۳	چک ۹۹ شمالی	۱	۶۶	سعداللہ پور	۱
۲۱	وڈھالاں	۱	۴۴	بھابڑہ	۱	۶۷	خوجیاں والہ	۱
۲۲	چانگریاں	۱	۴۵	چک جنوبی	۱	۶۸	ناگڑیاں	۱/۳۵
۲	قلعہ سوبہ سنگھ	۱	۴۶	چک سرگودہا	۱			

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت	نمبر شمار	نام جماعت	تعداد بیعت
	ریاست جموں وکشمیر			ضلع لاہور		۱۴۶	پریم کوٹ	۴
۶۹	موہریاں	۳	۱۰۸	لاہور	۱۰	۱۴۷	خیام پور	۱۳
۷۰	ہموساں	۳	۱۰۹	کھریپڑ	۴	۱۴۸	ترگڑی	۲
۷۱	چرکوٹ	۲	۱۱۰	علی پور	۲	۱۴۹	کوٹلی نواب سعداللہ خان	۱
۷۲	رتنال	۲	۱۱۱	شمس آباد	۲	۱۵۰	لویریوالہ	۱
۷۳	بڈہانول	۲	۱۱۲	ڈیسنہ کا	۲	۱۵۱	مانگٹ اونچے	۱
۷۴	اروفی	۲	۱۱۳	راجہ جنگ	۱	۱۵۲	سوہاوہ	۱
۷۵	ناسنور	۲	۱۱۴	قصور	۱	۱۵۳	[illegible] پور	۱
۷۶	سلواہ	۲	۱۱۵	ماڈل ٹاؤن	۱/۲۳	۱۵۴	شمیر	۱
۷۷	سری نگر	۱		حلقہ یو-پی		۱۵۵	گوجرانوالہ	۱/۳۰
۷۸	بکودرڈ	۱	۱۱۶	کانپور	۹		ضلع ہوشیارپور	
۷۹	پونچھ	۱	۱۱۷	مونگھیر	۲	۱۵۶	کاٹھ گڑھ	۳
۸۰	آننت ناگ	۱	۱۱۸	مرادآباد	۲	۱۵۷	لڑیائی	۲
۸۱	بال پور	۱	۱۱۹	سہارن پور	۱	۱۵۸	جہت پور	۲
۸۲	کٹ پورہ	۱	۱۲۰	لکھنؤ	۱	۱۵۹	چینڈ	۱
۸۳	کنجر	۱	۱۲۱	فرخ آباد - اکبر پور	۱	۱۶۰	مٹیانہ	۱
۸۴	مریاں راجوری	۱	۱۲۲	سنبھل مراد آباد	۱	۱۶۱	شنور	۱
۸۵	اٹاری کرم سنگھ	۱	۱۲۳	شاہ جہانپور	۱	۱۶۲	جہن پور	۱
۸۶	رالا	۱	۱۲۴	بجرہ	۱	۱۶۳	بجھ والی جھنیاں	۱
۸۷	سنکاری	۱	۱۲۵	مظفر نگر	۱	۱۶۴	لنڈوا	۱
۸۸	دہبال ہانچی پور	۱	۱۲۶	ہوگانہ مظفر نگر	۱	۱۶۵	گولڑ	۱
۸۹	پریم کوٹ مظفر آباد	۱/۳۱	۱۲۷	راندتہ میرٹھ	۱/۲۲	۱۶۶	سٹروعہ	۱/۱۵
	ضلع شیخوپورہ			ضلع گورداسپور			حلقہ سندھ	
۹۰	کلسین	۳	۱۲۸	دہاریوال	۲	۱۶۷	کوٹلی	۴
۹۱	فیض آباد المعروف دہوکہ منڈی	۲	۱۲۹	شکار ماچھیاں	۲	۱۶۸	محمد آباد سٹیٹ	۳
			۱۳۰	لودی ننگل	۲	۱۶۹	ٹالی اسٹیٹ	۲
۹۲	نواں کوٹ	۳	۱۳۱	ٹھیکری والہ	۲	۱۷۰	میرپور خاص	۲
۹۳	ٹھٹھہ تاجریاں	۲	۱۳۲	بازید چک	۱	۱۷۱	مسن باڈرہ	۱
۹۴	بیداد پور	۲	۱۳۳	اٹھوال	۱	۱۷۲	الکھا روڈ	۱
۹۵	چک ۲۲	۲	۱۳۴	قادیان	۱	۱۷۳	سمارا	۱/۱۴
۹۶	ننکانہ صاحب	۲	۱۳۵	پنڈوری نزد غازیکوٹ	۱		ضلع منٹگمری	
۹۷	بیدوالہ	۲	۱۳۶	چوڑیاں بیٹ	۱	۱۷۴	چک ۱۰۹	۱
۹۸	شیخوپورہ	۱	۱۳۷	بھینی میلواں	۱	۱۷۵	چک ۳۸ ایل	۱
۹۹	ہراں پور	۱	۱۳۸	گورسیاں	۱	۱۷۶	چک ۶ ۱۱-ایل	۱
۱۰۰	مانانوالہ	۱	۱۳۹	جنگو وال	۱	۱۷۷	چک ۳ ۱۱-ایل	۱
۱۰۱	منڈی باربٹن	۱	۱۴۰	کلانور	۱	۱۷۸	دبجروکے	۱
۱۰۲	کالیا	۱	۱۴۱	بڑکیاں	۱	۱۷۹	رینالہ اسٹیٹ	۱
۱۰۳	جے سنگھ والا	۱	۱۴۲	جوگو وال	۱	۱۸۰	اوکاڑہ	۱
۱۰۴	چک ۱۱۷ جنوبی	۱	۱۴۳	کہان پور	۱	۱۸۱	چک ۳۱	۱
۱۰۵	نانقا	۱	۱۴۴	بہلول پور	۱/۲۱	۱۸۲	چک ۱۴ کولر	۱
۱۰۶	چک ۱۰۶	۱		ضلع گجرانوالہ		۱۸۳	دنگلہ	۱/۱۰
۱۰۷	نانوڈوگر	۱/۲۸	۱۴۵	تلونڈی کھجوروالی	۴			

[illegible]	نام جماعت	[illegible]
	ضلع ملتان	
۱۸۴	جمال والہ	۲
۱۸۵	ملتان	۲
۱۸۶	چک ۵۲	۱
۱۸۷	اوچ	۱
۱۸۸	رسولپور	۱
۱۸۹	چک ۵۶	۱
۱۹۰	بنجاتی	۱/۹
	ضلع جہلم	
۱۹۱	دوالمیال	۵
۱۹۲	راتوچ	۱
۱۹۳	کوٹھرہ	۱
۱۹۴	خانپور	۱
۱۹۵	سمووال	۱/۹
	ضلع جالندھر	
۱۹۶	کریام	۴
۱۹۷	ڈھیریاں	۱
۱۹۸	برجیاں	۱
۱۹۹	ہیسم پور	۱
۲۰۰	شیخو والی	۱
۲۰۱	کپورتھلہ	۱/۹
	حلقہ حیدرآباد دکن	
۲۰۲	حیدرآباد دکن	۶
۲۰۳	مشیرآباد	۱
۲۰۴	گگن ماہل پور برل گوڑ	۱/۸
	ضلع لائلپور	
۲۰۵	ٹھٹھہ سینکا	۲
۲۰۶	بہلولپور	۲
۲۰۷	فاروہ	۱
۲۰۸	چک ۱۰۵ قاضی والہ	۱
۲۰۹	چک ۴۳۱ گ ۔ ب	۱

[illegible]	نام جماعت	[illegible]
۲۱۰	شوکے	۱/۸
	ضلع لدھیانہ	
۲۱۱	جھمٹ	۲
۲۱۱	پرتاپ گڑھ	۱
۲۱۳	شیرپور	۱
۲۱۴	نورپور	۱
۲۱۵	چک لوہٹ	۱
۲۱۶	شیرپور خورد	۱/۷
	صوبہ سرحد	
۲۱۷	بالاکوٹ	۱
۲۱۸	شیخ اسیانڈہ	۱
۲۱۹	مانسہرہ	۱
۲۲۰	مردان	۱
۲۲۱	ہوتی	۱
۲۲۲	پشاور	۱/۹
	حلقہ سی۔پی	
۲۲۳	کاسی	۱
۲۲۴	حصری	۱
۲۲۵	پونا	۱
۲۲۶	سکر	۳/۴
	ریاست پٹیالہ	
۲۲۷	سرہند بسی	۲
۲۲۸	سامانہ	۱
۲۲۹	تیمنواں	۱
۲۳۰	شیریاں	۱/۵
	ضلع فیروزپور	
۲۳۱	نورپور ماچھی والہ	۱
۲۳۲	سکھانند	۱
۲۳۳	اسپال	۱
۲۳۴	زیرہ	۱
۲۳۵	موگہ	۱/۵

[illegible]	نام جماعت	[illegible]
	ضلع رہتک	
۲۳۶	اسودہ	۱
۲۳۷	ریگرہ	۱
۲۳۸	موڑودی	۱
۲۳۹	جھجھر	۲/۵
	ضلع امرتسر	
۲۴۰	امرتسر	۲
۲۴۱	گلانوالی	۱
۲۴۲	جناس پور	۱/۴
	ضلع راولپنڈی	
۲۴۳	راولپنڈی	۲
۲۴۴	بڈہانہ	۲/۴
	ضلع مظفرگڑھ	
۲۴۵	لبھا	۲
۲۴۶	علی وال	۱/۳
	ریاست نابھہ	
۲۴۷	نابھہ	۳
	ضلع دہلی	
۲۴۸	دہلی	۲
	حلقہ بمبئی	
۲۴۹	وارنگل	۲
	ضلع ڈیرہ غازیخان	
۲۵۰	چاہ جوگی والہ	۲
۲۵۱	دھنگانہ	۱/۳
	ضلع جھنگ	
۲۵۲	چنیوٹ	۲
	ضلع انبالہ	
۲۵۳	انبالہ	۱
	بنگال	
۲۵۴	بنگال	۱
۲۵۵	متفرق	۶
	میزان	۱۲۹

"سنرائز" کی توسیع اشاعت کی ضرورت

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے روح پرور اور بصیرت افروز خطبات اور ارشادات، اور جماعت کے دوسرے اہل قلم حضرات کے ٹھوس علمی مضامین اور سلسلہ کی قابل رشک مساعی اور دیگر حالات ان لوگوں تک پہنچانے کیلئے جو اردو نہیں سمجھ سکتے مگر انگریزی پڑھنا جانتے ہیں اور جنکی تعداد بیرون ہند کے علاوہ ہندوستان کے مختلف صوبوں میں بھی بہت زیادہ ہے۔ "سنرائز" کے علاوہ اور کوئی اخبار نہیں "سنرائز" ایک عرصہ سے اس خدمت کو باقاعدگی سے بجا لا رہا ہے لیکن انگریزی دان احباب کا ایک بہت بڑا طبقہ ابھی تک اس اخبار کا خریدار نہیں۔ احباب سے مخفی نہیں کہ کسی اخبار کی آواز کو پُر اثر اور پر شوکت بنانے کے لئے اسکی اشاعت کی وسعت نہایت ضروری ہے اور جو اخبار اتنا سستا ہو کہ اسکی سالانہ قیمت صرف چار روپے ہو لیکن اسکی توسیع اشاعت سے نہایت شاندار نتائج نکلنے کی یقینی امید ہو۔ اسے ایک بڑی جماعت کا نظر انداز کئے رکھنا سلسلہ کیلئے کسقدر نقصان کا موجب ہو سکتا ہے۔ خاکسار کی ان سطور کے ذریعہ ہر انگریزی لکھے پڑھے دوست سے درخواست ہے کہ وہ "سنرائز" کے خریداروں میں باقاعدہ شامل ہو کر خود فائدہ اٹھائیں۔ اور اپنے محبوب امام اور دوسرے بزرگوں کی آواز کو دوسروں تک پہنچانے میں ممد ہوں۔ احباب سندھ میرے خاص طور پر مخاطب ہیں۔ اس مضمون کا مسودہ پڑھکر ۴ چار دوست چندہ ادا کر کے "سنرائز" کے خریدار بن گئے ہیں الحمد للہ۔ خاکسار (ڈاکٹر) احمد الدین پراونشل سیکرٹری تبلیغ صوبہ سندھ

اعلیٰ تعلیم کیلئے چالیس وظیفے

حکومت پنجاب نے ۴۷-۱۹۴۶ء میں چالیس طلبہ کو سرکاری خرچ پر ممالک غیر میں اعلیٰ تعلیم و تربیت کیلئے بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے وہ انجینئرنگ انڈسٹریل ٹیکنالوجی۔ زراعت۔ جنگلات۔ علاج حیوانات طب اور صحت عامہ اور تعلیم کے مضامین کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرینگے۔ اور واپسی پر ترقی اور سدھار کی ان سکیموں کے سلسلہ میں مامور کئے جائینگے جو ان محکموں نے زمانہ بعد از جنگ کے لئے سوچی ہوئی ہیں۔

ایسے طلبہ کیلئے جو سرکاری خرچ پر اعلیٰ تعلیم و تربیت حاصل کرنے کی غرض سے باہر جانا چاہتے ہیں۔ ایک پمفلٹ شائع کیا گیا ہے جو مینیجر گورنمنٹ بکڈپو لاہور سے مل سکتا ہے۔ اس میں اس سکیم کی ساری تفصیل درج ہے۔

طلبہ کیلئے چھ سو وظیفے

حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ کچھ دن ہوئے۔ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی طرف سے ہندوستانی طالبعلموں کو بیرونی ممالک میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے ۴۷-۱۹۴۶ء میں ۶۰۰ وظائف دئے جائینگے۔ اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ درخواست پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ جنوری ہے۔

ایک پمفلٹ میں جس کی قیمت ۳ ہے تمام ضروری تفصیل درج ہے اور اس کے ساتھ درخواست کا فارم بھی ہے جو لوگ وظیفہ کی درخواست دینا چاہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ یہ پمفلٹ حکومت کے محکمہ تعلیم سے نہیں۔ بلکہ مینیجر آف پبلیکیشنز سول لائن دہلی سے حاصل کریں۔

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۱۴؍ جنوری - قاہرہ کے ذمہ دار حلقے برطانیہ اور مصر کے تعلقات کے خراب ہونے پر تشویش کا اظہار کر رہے ہیں۔ ان کا بیان ہے۔ کہ بے اطمینانی کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قاہرہ میں ابھی تک برطانوی فوجیں اور ملٹری سٹاف موجود ہے۔

لاہور ۱۴؍ جنوری - حکومت کی ۵۰۰ روپیہ سے زائد کے نوٹوں پر پابندیوں کی بنا پر امرت سر کی مارکیٹ میں ہیجان پیدا ہو گیا ہے۔ اور سرمایہ دار طبقہ میں بہت سخت بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ بڑے بڑے سرمایہ داروں کے نمائندے ہزار ہزار کے نوٹ ہاتھوں میں لئے چھوٹے نوٹ حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہے۔ یہ بھی پتہ چلا ہے۔ کہ لاہور امرتسر میں ہزار ہزار کا نوٹ ۰۰-۷۰۰ روپیہ میں فروخت ہؤا ہے۔

واشنگٹن ۱۴؍ جنوری - امریکہ نے یونان کو اڑھائی کروڑ ڈالر قرضہ دے دیا ہے۔

قاہرہ ۱۴؍ جنوری - سلطان ابن سعود نے اعراب فلسطین کی مجلس عاملہ کے تین ارکان کو شرف باریابی عطا فرمایا۔ اور یقین دلایا۔ کہ میں اعراب فلسطین کے لئے آرام چھوڑنے اور اس سے بھی زیادہ قربانی کرنے کو تیار ہوں۔

لنڈن ۱۴؍ جنوری - امریکہ نے برطانیہ کو جو قرضہ دیا ہے۔ وہ امریکہ میں موضوع بحث بنا ہؤا ہے۔ تازہ ترین یہ تجویز پیش کی گئی ہے۔ کہ برطانیہ امریکہ کے قرضہ کے سلسلہ میں شاہی ہیروں اور جواہرات کی ضمانت دے۔

نیویارک ۱۱؍ جنوری پارلیمنٹ برطانیہ کے لارڈ پریذیڈنٹ ہربرٹ مارلیسن نے یہاں پہنچنے پر بیان دیتے ہوئے کہا۔ کہ شہنشاہیت ایک عظیم الشان ادارہ ہے۔ سوشلسٹ حکومت برطانوی شہنشاہیت کے خاتمہ کے لئے کوئی اقدام نہیں کرے گی۔ شہنشاہیت اور جمہوریت کے علیحدہ علیحدہ فوائد ہیں۔ مگر برطانوی شہنشاہیت کو دیکھ کر میں اس بات کا قائل ہو گیا ہوں۔ کہ آنیوالے تشویشناک حالات میں شہنشاہیت برطانوی کامن ویلتھ کے لئے اشد ضروری ہے۔

کراچی ۱۴؍ جنوری۔ بڑے نوٹوں کے متعلق حکومت ہند کے آرڈیننس کی خبر سنتے ہی ایک ۴۰ سالہ پنجابی عورت کی حرکت قلب بند ہو گئی۔ اور وہ چل بسی۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اس کے پاس ایک ایک ہزار روپیہ کی مالیت والے دس لاکھ روپے کے نوٹ تھے۔

پشاور ۱۵؍ جنوری - آج برطانوی پارلیمانی وفد درہ خیبر دیکھنے گیا۔ اور افغانستان کی سرحد تک پہنچ گیا۔ اس کے بعد اسلامیہ کالج پشاور کا معائنہ کیا۔ اور دوپہر کے وقت ڈاکٹر خان صاحب کے ہاں دعوت میں شرکت کی۔ اس کے بعد وفد کے دو ممبر پروفیسر رچرڈ اور مسٹر سورنسن دیہات دیکھنے گئے۔

پٹنہ ۱۵؍ جنوری - کل نواب زادہ لیاقت علی خاں صاحب سیکرٹری آل انڈیا مسلم لیگ یہاں پہنچے۔ مسٹر خلیق الزمان پہلے ہی موجود ہیں۔ یہ پارلیمنٹری بورڈ امیدواروں کی اپیلوں پر غور کرے گا۔

کلکتہ ۱۵؍ جنوری - آج مولانا ابوالکلام آزاد بذریعہ ہوائی جہاز دہلی روانہ ہو رہے ہیں۔ مسٹر نہرو بھی الہ آباد سے ان کے شریک سفر ہو جائینگے

الہ آباد ۱۵؍ جنوری - کل رات سردار پٹیل نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ بے شک مسلم لیگ نے سنٹرل لیجسلیٹو اسمبلی کی سب نشستوں پر کامیابی حاصل کر لی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ وہ حصول پاکستان میں بھی کامیاب ہو گئی ہے۔ پاکستان حاصل کرنے کے لئے ہندوؤں اور مسلمانوں میں شدید خانہ جنگی ہوگی۔

لنڈن ۱۵؍ جنوری۔ آج بعد تیسرے پہر اتحادی اقوام کی جنرل اسمبلی کا اجلاس ہؤا۔ ہندوستان کو دو سال کے لئے ممبر منتخب کیا گیا ہے۔

لاہور ۱۴؍ جنوری - سردار ولبھ بھائی پٹیل کی طرف سے انڈین نیشنل آرمی کے تین افسروں شاہنواز۔ سہگل اور ڈھلوں کو انڈین نیشنل آرمی ریلیف اینڈ انکوائری کمیٹی کی میٹنگ میں جو ۱۸؍ جنوری کو دہلی میں منعقد ہو رہی ہے۔ شمولیت کے لئے بذریعہ تار دعوت موصول ہوئی ہے۔

میڈرڈ ۱۴؍ جنوری - ہسپانوی وزیر خارجہ نے آج بیان کیا۔ کہ حکومت سپین برطانیہ اور امریکہ سے چند جرمنوں کو اپنے ملک سے باہر نکالنے کے سلسلے میں بات چیت کر رہی ہے۔ اس نے کہا۔ کہ سپین میں ایک پرانا قانون رائج ہے۔ کہ حکومت ملک میں ناپسندیدہ غیر ملکیوں کو باہر نکال سکتی ہے۔ اور اس پر زور دیا جا رہا ہے۔ کہ اس وقت اس قانون کو روبہ عمل لایا جائے۔

یوروشلم ۱۳؍ جنوری - گذشتہ رات ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا۔ کہ وسطی فلسطین میں ستر یہودیوں نے مادہ آتشگیر سے بھری ہوئی ایک گاڑی کو پٹڑی سے اتار دیا۔ اور ۱۵ ہزار پونڈ کا مال لے کر فرار ہو گئے۔ لوٹ مار کرنے والوں میں کئی عورتیں بھی شامل تھیں۔

کلکتہ ۱۴؍ جنوری - پرسوں ڈائمنڈ ہاربر میں دو محراب دار عمارتوں کا جو انہدام ہؤا۔ اس میں ۱۴۳ افراد ہلاک اور پچاس مجروح ہوئے۔ تیرتھ یاترا کے سلسلے میں ساگور جانے کے لئے یہاں ہزارہا یاتری جمع تھے۔ ممکن ہے نقصان جان زیادہ ہؤا ہو۔ اکثر حالات میں سارے کا سارا کنبہ موت کے گھاٹ اتر چکا ہے۔ اس لئے شناخت مشکل ہے۔ بہت سی نعشوں کو گنگا کی تیز دھار بہا کر لے گئی۔ بہت سی نعشیں شناخت نہ

طہران ۱۴؍ جنوری۔ شمالی ایران کے صوبہ قزوین میں جو روسی فوج کے زیر تصرف ہے۔ کل پولنگ امن چین سے ہوتا رہا۔ گذشتہ منگل کو پولنگ کے موقع پر گولی چلنے کی واردات ہوئی جس میں ایک شخص ہلاک اور دو مجروح ہوئے تھے۔

قاہرہ ۱۳؍ جنوری۔ سلطان ابن سعود آج کل قاہرہ میں ہیں۔ کل ایک ملنے والے نے ان سے کہا۔ کہ صیہونی رہنما ڈاکٹر ویزمان امریکنوں کی وساطت سے اڑھائی کروڑ پونڈ ان کی خدمت میں پیش کرے گا۔ شرط صرف یہ ہوگی۔ کہ فلسطین کے مسئلہ پر خاموش رہیں۔ سلطان نے فرمایا۔ عبدالعزیز اپنی قوم اور اپنے ایمان کو نہیں بیچتا۔ ویزمان کو کہہ دو۔ میں اس پر اڑھائی کروڑ مرتبہ لعنت بھیجتا ہوں۔

نئی دہلی ۱۴؍ جنوری۔ گورنر جنرل نے سر کاؤس جی جہانگیر کو مرکزی اسمبلی کا عارضی صدر مقرر کیا ہے۔ اس ایوان کے صدر کا باقاعدہ انتخاب ہو جانے تک آپ اس منصب پر نامزد رہیں گے۔

خرطوم ۱۴؍ جنوری۔ پانچ انجینیروں پر مشتمل ایک مصری وفد وادیٔ نیل کے ایک حصہ کی پیمائش کر رہا ہے۔ اس پیمائش کی غرض و غایت یہ ہے۔ کہ نئے مجوزہ بند کے لئے ایک موزوں جگہ تلاش کی جائے۔

واشنگٹن ۱۵؍ جنوری۔ اینگلو امریکن کمشن نے فلسطین کے معاملہ پر غور کرنے کے بعد فیصلہ کیا ہے۔ کہ فلسطین کے متعلق آخری فیصلہ کرنا اتحادی اقوام کی اسمبلی کا کام ہے۔

دہلی ۱۵؍ جنوری - سائنس اور صنعتی تحقیقات کی مجلس کا جلسہ جمعرات کو دہلی میں منعقد ہوگا۔ جس میں کوئلہ کی سکیم کو زیر بحث لایا جائے گا۔

بٹاویہ ۱۵؍ جنوری - انڈونیشی ریپبلک کے وزیر اعظم سلطان شہریار نے ایک بیان میں بتایا۔ کہ انڈونیشیا کے لوگ جاوا کے بارے میں ایسے کسی سمجھوتہ کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔ جس میں ان کا دخل نہ ہو۔ میں اتحادی اقوام کی اسمبلی سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ جاوا کے معاملہ کو سلجھانے کی کوشش کرے۔

لاہور ۱۵؍ جنوری - آج ہائیکورٹ میں کیپٹن برہان الدین کی درخواست ہیبئس کارپس پر بحث ہوئی۔ وکیل صفائی سر ٹیک چند صفائی کی طرف سے پیش ہوئے۔

نئی دہلی ۱۴؍ جنوری - پارلیمنٹری وفد کی خاتون ممبر مسز موریل نکل نے ایک بیان میں افسوس ظاہر کیا۔ کہ ہندوستان میں برطانیہ کی ۱۵۰ سالہ حکومت کے بعد بھی بمشکل ایک فی صدی عورتیں تعلیم یافتہ ہیں۔ انہوں نے یہ اعتراف کیا۔ کہ برطانوی عوام کو ہندوستانی مسائل کی اہمیت کا احساس نہیں۔ آپ نے کہا۔ کہ پاکستان اور اقلیتوں کا مسئلہ خود ہندوستان کو حل کرنا ہوگا۔ آپ نے کہا۔ کہ ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اشد ضروری ہے۔ مسز نکل نے آخر میں کہا۔ جونہی پارلیمانی وفد ہندوستان پہنچے گا۔ تو انگلستان کی سیاسی فضا میں ہلچل پیدا ہو جائے گی۔ میری آنکھیں اس منظر کو دیکھ رہی ہیں۔ جب وائسریگل لاج کسی کالج یا ہسپتال میں تبدیل کر دی جائے گی۔ ہمیں یہاں نوکرشاہی کو ختم کرنا ہوگا۔

لیویز ۱۴؍ جنوری - برٹش لیبر پارٹی کے چیئرمین پروفیسر ہیرلڈ لاسکی نے لیبر فیڈریشن کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ برطانیہ کو ہندوستان سے بہت جلد صلح کر لینی چاہیئے۔ ورنہ ان گرمیوں کے بعد حالات پر قابو پانا مشکل ہو جائے گا۔

امرت سر ۱۵؍ جنوری۔ آج منڈی کے نرخ یہ رہے۔ گندم دڑہ ۰-۱۲-۹ - گندم اعلیٰ ۰-۱۴-۹ - چنے ۸-۴-۸ روپے پرانی باسمتی ۰-۱۴-۲ نئی ۰-۸-۲۲ روپے گڑ ۱۲/- سے ۱۴/- تک